Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ وَعَلٰی عَبْدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 2

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

10 محرم 1430 ہجری، 8 صلح 1388 ہش، 8 جنوری 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے، جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز، بلا تخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔

جب وقف نو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جارہی ہیں۔ ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے لیکن خاص طور پر واقفین نو کی ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا سے بے رغبتی ہو۔ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔ قرآن کریم اور دینی علوم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

(لجنہ اماء اللہ کیرالہ (انڈیا) کے اجلاس میں حضور انور کا خطاب)

لجنہ میں تقسیم ایوارڈز۔ فیملی ملاقاتیں، سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ خلافت سے محبت وفدائیت کے روح پرور نظارے۔

موجودہ فنانشل کرائسز سے نکلنے میں زراعت کی ترقی ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر ملک اپنے ریسورسز پر نظر رکھے۔ انصاف سے کام لیں۔ ہمارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ہم پر ظلم کرنے والوں سے اللہ انتقام لے گا۔ اور ظلم کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ (ملیالم زبان کے اخبار Mathrubhumi کے ایڈیٹر کو انٹرویو)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

26 نومبر 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ کے بیرونی لان (Lawn) میں جہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مسجد بیت القدوس (کالیکٹ) کے لئے روانگی

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو ایسکورٹ کیا۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ مسجد تشریف آوری ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ کیرالہ کا اجلاس

آج پروگرام کے مطابق لجنہ اماء اللہ کیرالہ کا اجلاس تھا جس کا انتظام مسجد سے ملحقہ مارکی میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی مارکی میں داخل ہوئے خواتین نے پُرجوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے پیش کی۔ اس کا اردو ترجمہ جویریہ گوہر صاحبہ نے اور ملیالم زبان میں ترجمہ طاہرہ انجم صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کرونا گاپلی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملیالم زبان میں استقبالیہ نظم پیش کی جس میں ایک مصرع ''یا امیر المومنین اھلاً وسھلاً ومرحبا'' بار بار آتا تھا۔ اس نظم کا ترجمہ درج ذیل ہے جو محترمہ ہیمہ عبدالواحد صاحبہ نے پیش کیا۔

''ہم اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت خدمت میں خلوص دل کے ساتھ خوش آمدید عرض کرتی ہیں۔ خوشی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ ہماری اس سرزمین کی طرف سے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے خوش آمدید کہتی ہیں۔

یہ وہ سرزمین ہے یعنی کیرالہ جس نے خدا کا پیغام سنتے ہی قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اسی طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی صداقت قبول کرنے کی بھی اسی سرزمین کو توفیق ملی ہے۔ آج تاریخ میں پہلی دفعہ خلیفۂ وقت کے مبارک قدم چومنے کا یہ سرزمین شرف حاصل کررہی ہے۔

ہم اس خدا کی تشکرات سے لبریز دل کے ساتھ حمد کرتی ہیں جس نے ہمیں اس مبارک اور روشن چہرے کے دیدار کی توفیق بخشی ہے۔

اے جان سے پیارے آقا ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو دینی خدمات کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے اور حضور انور کے مبارک دور میں ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو عالمگیر عطا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پیارے آقا کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

ہم کمزور ہیں۔ ہم صف باندھ کر ادب کے ساتھ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں میدان عمل میں ہمت اور استقلال عطا فرمائے''۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

''ہے شکر ربّ عزوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشان''

عزیزہ صوفیہ خالد صاحبہ نے پیش کیا۔

تقریب تقسیم ایوارڈ

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات خوشنودی عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈل پہنائے۔

(1) صد سالہ خلافت جوبلی کے ایک پروگرام کے تحت مقابلہ مضمون نویسی میں انڈیا کی تمام مجالس میں محترمہ رؤوف رُوفی صاحبہ نے اول پوزیشن حاصل کی اور حضور انور کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا۔

(2) عزیزہ صالحہ محمود نے صوبہ کیرالہ سے مثالی ناصرہ ہونے کا انعام حاصل کیا۔

(3) اس کے بعد دینی امتحانات میں مختلف مجالس سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی درج ذیل چار ممبرات لجنہ نے انعامات حاصل کئے۔ منصورہ جمال صاحبہ، سرینہ رفیق صاحبہ، نصیرہ کسیر صاحبہ، Femura ملک صاحبہ۔

(4) "Medical Enhance Winners" کے تحت مکرمہ شامنہ موسیٰ کویا صاحبہ۔ فہیمہ احمد صاحبہ اور ثناء عبدالحمید صاحبہ نے ایوارڈز حاصل کئے۔

(5) یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی درج ذیل تین طالبات نے ایوارڈ حاصل کئے۔

1۔ سعدیہ سلیم صاحبہ (B.B.M 1st Rank Kannur University)

2۔ ساہیرہ عبداللہ صاحبہ (M.A English Literature 1st Rank)

3۔ صوفیہ شریف صاحبہ (Msc Clinical Psycology 1st Rank)

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غیر ریاستی عوامل اور اسلامی تعلیم

ہندو پاک کے سُدھرتے ہوئے حالات، ممبئی کی حالیہ دہشت گردی کے واقعات کے باعث پھر تعطل کا شکار ہوگئے ہیں۔ ہندوستانی حکام کی طرف سے حال میں جو بیانات دیئے گئے ہیں وہ ایک قدرتی بات ہے کیونکہ کوئی بھی ملک برداشت نہیں کرسکتا کہ اس کے ملک میں ایسے عوامل اس کے امن کو برباد کردیں جو کسی دوسرے ملک کی غیر ریاستی عوامل (Non State Actors) ہوں۔ بقول پاکستان وہ خود ان غیر ریاستی عوامل سے برسرپیکار ہے اور ان کی وجہ سے سخت قسم کے فساد اور بدامنی کا شکار ہے۔

دنیا میں غیر ریاستی عوامل اس وقت مختلف جگہوں پر پھیلے ہوئے ہیں یہ عوامل مسلمانوں میں بھی ہیں اور غیر مسلموں میں بھی ہیں لیکن ان مسلم اور غیر مسلم عوامل میں فرق صرف یہ ہے کہ مسلم عوامل اپنے اس عمل کو اسلامی قرار دے کر قرآن مجید کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اسے جہاد کہتے ہیں لیکن غیر مسلم عوامل اُسے ایک سیاسی عمل قرار دے کر اپنے مقاصد کے لئے بقول اُن کے قربانیاں دے رہے ہیں۔

غیر ریاستی مسلم عوامل جو اپنی اپنی ریاستوں سے مطمئن نہیں ہیں اپنے عمل کو مقدس جہاد قرار دے کر اپنے خیال کے مطابق ایمان کی خاطر قربانیاں دے رہے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے ہی مما لک میں خودکش حملوں کو بھی ایمان کا حصہ سمجھ کر اس کے ذریعہ بھی ایک طرف اپنے مما لک میں تو دوسری طرف دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی کاروائیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ عوامل کہیں طالبان کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں تو کہیں القاعدہ کے نام سے، کہیں الفتح کے نام سے تو کہیں حماس کے نام سے اور کہیں لشکر طیبہ کے نام سے تو کہیں جیش محمد کے نام سے، کہیں سپاہ صحابہ کے نام سے تو کہیں سپاہ محمد کے نام سے اور کہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں اور ہمیں کہنے دیجئے کہ ان غیر ریاستی مسلم عوامل کے لئے جنہیں اب دنیا میں دہشت گردوں کے نام سے موسوم کیا جارہا ہے انہیں ایسے عقائد مسلم علماء نے ہی فراہم کئے ہیں اور ان لوگوں نے ایسے عقائد کو قرآن مجید کی روشنی میں قرار دے کر اسلام اور قرآن مجید کے مقدس نام کو بدنام کیا ہے اور معصوم لوگ ملاؤں کے ان عقائد کو اسلامی قرار دے کر ایک طرف اپنی جانیں ضائع کر رہے ہیں تو دوسری طرف اپنے ملک میں فساد پیدا کر رہے ہیں اور اہل دنیا کے لئے بھی مصیبت پھیلا رہے ہیں۔

ذیل میں ہم پہلے ان عقائد کی کچھ وضاحت کرتے ہیں جنہیں اسلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

پہلا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے کہ:

''جو کوئی حقیقت میں خدا تعالیٰ کی زمین سے فتنہ فساد کو مٹانا چاہتا ہے اور واقعی یہ چاہتا ہے کہ خلق خدا کی اصلاح ہو تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے اُسے اُٹھنا چاہئے اور غلط اصول کی حکومت کا خاتمہ کرکے غلط کار لوگوں سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہئے۔''

(حقیقت جہاد صفحہ ۱۱)

پھر فرماتے ہیں:

''یہ نماز اور روزہ یہ زکوٰۃ اور حج دراصل اس تیاری اور تربیت کے لئے ہیں جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی اپنی فوج اور سول سروس کے لئے آدمیوں کو پہلے خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں پھر ان سے کام لیتی ہیں اس طرح اسلام بھی ان تمام آدمیوں کو جو اس ملازمت میں بھرتی ہوں پہلے خاص طریقہ سے تربیت دیتا ہے اور پھر اُن سے جہاد اور حکومت الٰہی کی خدمت لینا چاہتا ہے۔'' (حقیقت جہاد صفحہ ۱۸)

پھر ایسے مجاہدین کے لئے درج ذیل لائحہ عمل تجویز کرتے ہیں:

''جس سرزمین میں بھی تمہاری حکومت ہو وہاں خلقِ خدا کی اصلاح کے لئے اُٹھو حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو نا خداترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو۔ (حقیقت جہاد صفحہ ۱۵)

یہ تو تھے جماعت اسلامی کے سربراہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی نصائح مسلم نوجوانوں کو کہ وہ جہاں کہیں دیکھیں کہ کوئی حکومت غلط اصول چلا رہی ہے اور وہ اصول جو ان کے مسلک کے نہیں ہیں، بزور اُن سے فرمانروائی کا اقتدار چھین لیں۔

بالکل ایسی ہی تعلیم دیوبندیوں کے مجدّد الملّت حکیم الامّت اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی لکھی ہے لکھتے ہیں:-

بڑے مسرور تھے آمد سے تیری دل مرے آقا

بڑے مسرور تھے آمد سے تیری دل مرے آقا
خدا کا فضل تھا آئے جو ارض ھند میں آقا
زمین قادیاں تھی منتظر، تھے منتظر ہم سب
سجایا تھا ہر اِک چپّہ، گلی کوچہ، مکاں بازار
محبت اور وفاداری کے نغمے ہر زباں پر تھے
بڑی مشکل سے اِک اِک پل گذرتا تھا مرے آقا
تری الفت کے نغمے گا رہی تھیں بُلبلیں ہر سو
ہوا بدلی زمانے کی خبر دلدوز اِک آئی
جہاں کل تک خوشی کے شادیانے بج رہے تھے واں
اگر کوئی سہارا تھا تو مولیٰ کا سہارا تھا
بہت تسکیں بھرا تھا آپ کے خطبے کا اِک اِک حرف
تِرا ہر اِک اشارہ ہے ہمیں حکم خداوندی
یہ ہے ہم کو یقیں آئیں گے ایسی شان سے آقا
خدا کی بادشاہت کا نشاں دارالاماں ہوگا

خدا کی بارگہ میں دل ہمارے تھے نگوں آقا
زمین کیرلہ فضلوں کی وارث بن گئی آقا
لئے ہاتھوں میں دل، آنکھیں بچھائے راہ پر آقا
ہمہ تن گوش تھے سقف و در و دیوار و بام آقا
زمیں سے آسماں تک کی فضا معمور تھی آقا
سبھی بے تاب تھے ماہِ جبیں کی دید کو آقا
ہر اِک گل شادماں تھا ہر کلی مہکی ہوئی آقا
خدا کی مصلحت ہے آنہیں پائیں گے آج آقا
غموں کی بجلیاں گرنے لگیں ہر سو مرے آقا
خلافت کی رِدا تھی ہم سبھی کی ڈھال بس آقا
ہوئی کافور ظلمت پھر سے آئی روشنی آقا
خوشی سے جان دے دیں گے تری طاعت میں ہم آقا
کہ جیسی شان سے مکّہ میں آئے تھے نبیؐ آقا
زمانے میں فقط ہوں گے امیر کارواں آقا

فرشتے پھیل جائیں گے امن کے ہر طرف ہر سو
ضمانت امن کی ہوں گے خلیفۃ المسیح آقا

(تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان)

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی قدسیہ فضیلت وقفِ نَو کا نکاح ہمراہ سید زبیر احمد ولد مکرم سید بشارت احمد صاحب مبلغ ۲۱۰۰۰ روپئے حق مہر پر مورخہ ۵/دسمبر بروز جمعۃ المبارک محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد بیت الہادی دہلی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں پڑھا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اور دُعا کروائی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ومثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر بدر)

''شاہد ہیں کہ خالی نماز روزے سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال وجہاد ہے۔'' (اسلامی حکومت ودستور مملکت صفحہ ۴۶۳)

پھر لکھتے ہیں:

''جہاد اسلام کے غلبہ کے لئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہوسکتا، جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔'' (ایضاً صفحہ ۴۶۵)

حکومت الٰہیہ کا یہ تصور جو جماعت اسلامی اور دیوبند کے نامی علماء مسلم نوجوانوں کو سمجھا رہے ہیں کہ:

(۱) ان میں آسانی سے تبلیغ اسلام کرنے کے لئے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے تلوار کے جہاد کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(۲) خالی نماز روزہ سے کامیابی نہیں مل سکتی اصل چیز تلوار کا جہاد ہے۔

(۳) اگر اس جہاد کے راستہ میں کوئی حکومت حائل ہو تو ایسے غلط حکام سے بزور بازو اقتدار چھین لیا جائے یہی حقیقی اسلام ہے۔

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ جہاد کی یہ غلط تشریح اور مسلم نوجوانوں کو غیر ریاستی تخریبی کاروائیاں کرنے کی تعلیم دراصل قرآن مجید کی درج ذیل آیت کی روشنی میں دی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔

انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہم بتائیں گے کہ اس آیت قرآنی کی غلط تفسیر کرکے کس طرح مسلم نوجوانوں کو دہشت گردی پر اُبھارا گیا ہے۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی جو بارش برسائی وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آج آپ کی وفات کے سوسال گزرنے کے بعد بھی اپنے فضلوں سے ہر آن آپ کی جماعت کو نوازرہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوازتا رہے گا۔

(فرانس اور جرمنی میں مساجد کے افتتاح، ہالینڈ کے جلسہ سالانہ اور بلجیم میں انصاراللہ کے اجتماعات کی تقریبات میں شمولیت اور اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید اور قبولیت کے غیر معمولی نشانات اور افضال کا ایمان افروز تذکرہ)

مسجد فضل کے علاقہ کی ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس میں خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد، خلافت کے اہم کام، اسلام کی امن پسند تعلیم، دنیا میں قیامِ امن کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں کی ذمہ داریوں، آج کل کے عالمی اقتصادی بحران کے اسباب اور سودی نظام کی تباہ کاریوں وغیرہ موضوعات پر حضور انور کا نہایت پُرمغز اور جامع خطاب کا تذکرہ۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں اسلام کا پیغام سننا اور دلچسپی سے سننا ان لوگوں کی بدلتی ہوئی سوچوں کی عکاسی کرتاہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی یہ کام ہو رہا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 24 /اکتوبر 2008ء بمطابق 24/اخاء1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہاہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی اولاد کی آمین پر کہا گیا ایک طویل منظوم کلام ہے یا ایک کہی گئی نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہے اور ان فضلوں کے ذکر کے ساتھ ہر بند اس طرح بند ہوتا ہے یا اس کے آخر پر اس طرح مصرعہ آتا ہے کہ

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یعنی پاک ہے وہ جس نے میرے دشمنوں کو پکڑا، یا انہیں ذلیل ورسوا کیا۔ اس کلام کا ایک شعر یہ بھی ہے کہ

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی جو بارش برسائی وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آج آپؑ کی وفات کے سوسال گزرنے کے بعد بھی اپنے فضلوں سے ہر آن آپؑ کی جماعت کو نوازرہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوازتا رہے گا اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی منادی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اس یقین پر قائم فرما گئے ہیں کہ یہ فضل جو تم پر برستے ہیں یا برستے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ آخری نتیجہ تک پہنچیں گے۔ ہاں راستے کی روکیں آتی رہیں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے دور بھی فرماتا رہے گا اور ترقی کرتے چلے جانا اور آگے بڑھتے چلے جانا اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا مقدر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''وہ اس سلسلے کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 304۔مطبوعہ لندن)

پھر آپ دشمن کے ہنسی ٹھٹھے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے......''یعنی اللہ تعالیٰ پھر دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے...... '' اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں''۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 304۔مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو کمال تک پہنچانا ہے اور یقیناً پہنچانا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ نے نظام خلافت آپ کی جماعت میں قائم فرمایا ہے تاکہ آپ کے سپرد جو کام کیا گیا تھا اس کی اللہ تعالیٰ تکمیل فرمائے اور جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھ کر وحدت پیدا کرے تاکہ وہ ایک جان ہو کر کام کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور ہمیشہ بنتے چلے جائیں۔ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے منادی بنیں اور پھر ترقی کی منازل پھلانگتے ہوئے طے کرتے چلے جائیں۔ پس جماعت کی ترقی جو ہم ہر آن دیکھتے ہیں اس بارہ میں کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ہم نے یہ یہ قربانیاں دیں تو ہمیں کامیابی ملی یا ہم نے یہ سکیم بنائی جس سے ہم نے یہ مقاصد حاصل کئے۔ جماعت کی جو یہ سب کچھ ترقیات ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں، بعض ملکوں میں باوجود مخالفتوں اور مشکل حالات کے یہ ترقی نظر آتی ہے، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور وعدوں کے مطابق ہے۔ اس میں ہلکا سا بھی کسی انسانی کوشش کا کمال یا دخل نہیں ہے۔ اور جب تک ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کے شکر گزار بندے بنے رہیں گے یہ ترقیاں ہمیں نظر آتی رہیں گی۔ خدا کرے کہ ہم صدق سے خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے اُن تمام فضلوں سے حصہ لیتے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے لئے مقدر ہیں۔ ہر قسم کی بڑائی سے ہمارے دل ودماغ پاک رہیں۔

گزشتہ دو ہفتوں میں، جو میرے سفر کے تھے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے جو حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق دی اس کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں، گزشتہ دنوں مَیں سفر پہ رہا ہوں اور اس دوران فرانس اور جرمنی میں مسجدوں کے افتتاح ہوئے۔ ہالینڈ کا جلسہ تھا، بیلجیم میں انصار اللہ کا اجتماع تھا ان میں شمولیت کی توفیق ملی۔

فرانس میں پیرس کے بالکل قریب بلکہ پیرس شہر کا ایک حصہ ہی کہنا چاہئے شہر کا نام سینٹ پیری (Saint Prix) ہے، جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق ملی اور یہ فرانس میں ہماری پہلی مسجد ہے۔ اس بارہ میں آپ سن چکے ہیں۔

1924ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگلستان اور یورپ کے دورے پر آئے تھے تو یہاں تو مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی تھی اور کانفرنس بھی ہوئی تھی جو ویمبلے کانفرنس کے نام سے مشہور ہے۔ بہر حال اس

وقت جو بات مَیں کہنی چاہتا ہوں کہ اس دورہ کے دوران حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیرس بھی گئے تھے وہاں جماعت تو تھی نہیں لیکن بہرحال اس زمانہ میں غیر احمدی مسلمانوں کی ایک نئی مسجد حکومت کی مدد سے تعمیر ہوئی تھی اور آپؓ وہاں تشریف لے گئے تھے اور اُس وقت اس کی تازہ تازہ تعمیر مکمل ہوئی تھی اور اس مسجد میں آپؓ نے پہلی نماز ادا کی تھی یا اس مسجد کی جو پہلی نماز تھی وہ آپؓ نے پڑھائی تھی۔ وہاں آپؓ کے ساتھ جو بہت سارے جماعتی بزرگ تھے، اس قافلے میں صحابہؓ بھی تھے، جن میں حضرت مرزا شریف احمدؓ صاحب بھی تھے تو آپؓ نے ان سب کے کچھ گروپ بنائے کہ فرانس میں تبلیغ کے لئے مختلف لوگوں اور طبقوں سے رابطے کریں۔ بہرحال وہاں آپؓ کا مختصر قیام تھا۔ ہر ایک کو جو جو کام سپرد کیا گیا تھا وہ انہوں نے کیا۔ کچھ رابطے بڑھے۔ لوگ ملنے بھی آتے رہے لیکن باقاعدہ جماعت تو قائم نہیں ہوئی۔ بہرحال ایک جماعت کے تعارف کی وہاں بنیاد پڑ گئی۔ وہاں بعد میں ہمارا مشن بھی کھلا لیکن اپنی عمارت نہیں تھی۔ خلافت رابعہ میں وہاں جگہ خریدی گئی جس میں ایک گھر بھی بنا ہوا تھا اور شروع میں وہی جماعت کی مسجد تھی، وہی مشن ہاؤس تھا۔ اس کے ایک ہال میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تو نہیں رکتی۔ پھر جماعت نے اس دَور میں ہی چند سالوں بعد اس گھر کے صحن میں ایک عارضی ہال یا مسجد بنائی۔ نماز اور جمعہ پڑھنے کے لئے جماعت کی تعداد زیادہ بڑھ رہی تھی۔ یہاں اس وقت اس علاقہ میں جماعت کی مخالفت کی رو بھی چلی۔ اس وجہ سے کہ عموماً مسلمانوں کا تاثر غلط تھا اور ان کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا اور ایک وقت ایسا آیا جیسا کہ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں کہ اس علاقہ کے جو میئر تھے وہ ہماری اس عارضی مسجد میں جوتوں سمیت آ گئے اور جماعت کے افراد کو بڑا بُرا بھلا کہا۔ وہاں صفوں پر جہاں نمازیں پڑھی جاتی تھیں ان لوگوں کا جوتوں سمیت آنا جماعت کے لئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ بہرحال صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

2003ء میں اس گھر کے ساتھ ہی ایک اور گھر خریدا گیا اور پھر 2006ء میں ساتھ ہی ایک اور خریدا گیا۔ اب یہ کافی بڑی جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہے۔ تین گھر اکٹھے ہیں اور ان کے پیچھے کافی بڑا صحن ہے یا جگہ ہے اور اسی وسیع جگہ میں اب جماعت نے مسجد بنائی ہے۔ یہاں باقاعدہ مسجد ہے جس میں رہائش کا انتظام بھی ہے، گیسٹ ہاؤس بھی ہے، مشنری کا گھر بھی ہے اور بڑے فنکشنز کے لئے اب وہاں بڑا کچن اور بڑا ڈائننگ ہال بھی انہوں نے بنا لیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ خوبصورت مسجد وہاں بن گئی۔ وہی میئر صاحب جو غیظ و غضب کی حالت میں ہماری مسجد میں آئے تھے اتنے پیار اور محبت سے جماعت کا اب ذکر کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ یہ وہی شخص ہے؟ اور اگر ذکر ہو تو اپنے سابقہ رویّہ پر ان کے چہرے سے شرمندگی بھی ٹپکتی ہے، افسوس بھی ہوتا ہے۔ اس دن جس دن جمعہ پر مسجد کا افتتاح ہوا ہے، باوجود اس کے کہ غیروں کو، مہمانوں کو شام کو فنکشن پہ بلایا گیا تھا۔ یہ میئر صاحب جمعہ کے وقت تشریف لے آئے اور جب مَیں نے تختی کی نقاب کشائی کی اس وقت وہ بھی وہاں رہے۔ پھر انہوں نے خطبہ بھی سنا اور دوسرے کمرے میں جمعہ کے دوران بھی رہے اور اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیا کہ اب مَیں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ جماعت ایسی ہے کہ نہ صرف جس سے کوئی خطرہ نہیں بلکہ اس طرح ہے جس طرح ہم میں سے ہی ہیں اور ان کا دنیا کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانے اور امن قائم کرنے کے علاوہ کوئی مقصد نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کو بدلتا اور پھیرتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے وہاں اپنے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ اب تبلیغ کا میدان کھلے گا اس لئے تیار ہو جائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ مسجد دیکھنے آ رہے ہیں۔ تیونس کے ایک مسلمان جو قریب ہی رہتے ہیں مسجد دیکھنے آئے وہ بڑے حیران تھے کہ آپ کو مسجد بنانے کی اجازت کس طرح مل گئی۔ یہاں کا یہ میئر اور کونسل مسلمانوں کے بارے میں بڑے سخت لوگ ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو مسلمانوں کے حق میں ظالم میئر مشہور ہے اس نے نہ صرف اجازت دی بلکہ اخبار میں اپنا یہ پیغام بھی شائع کرایا۔

وہاں کا ایک اخبار ہے Le' Parisien اس کی 10 اکتوبر کی اشاعت میں لکھا ہے کہ علاقہ کے میئر Jean Pierre Engalbert نے اپنا بیان دیا کہ یہ غیر معروف جماعت ایک امن پسند اور بہت قابل احترام اسلام کو پیش کرتی ہے۔ وہی جو اسلام کے خلاف نظریہ تھا وہ ''ایک قابل احترام اسلام کو پیش کرتی'' کا فقرہ استعمال کیا۔ کہتے ہیں کہ 'مَیں ان کے امن پسند ہونے کا گواہ ہوں۔ یہ لوگ مکمل طور پر معاشرے میں گھل مل گئے ہیں اور شہری فلاحی کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے تمام ہمسایوں کو ڈنر پہ مدعو کیا ہے جس میں بعض سفارتکار اور دیگر ملکوں کے مہمان شرکت کریں گے''۔

اسی اخبار نے جماعت کا تعارف بھی کرایا ہے کہ یہ 1889ء میں انڈیا میں قائم ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور کئی ملینز میں دنیا کے 190 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور تشدد کے خلاف ہے ان کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' ان کا ماٹو ہے۔ تو اس طرح کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ (اخبار Le' Parisien. 10 اکتوبر 2008ء)

خدا تعالیٰ اسی طرح سوچیں بدلتا ہے۔ اب مختلف اخباروں کے ذریعہ جیسا کہ مَیں نے کہا چرچا بھی ہو رہا ہے لوگ مسجد دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور پھر یہ لوگ اور اخبارات اور میڈیا اسلام کی تعلیم، مسجد کا مقصد اور احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ امیر صاحب تو وہاں اس دن اخبار والوں اور آنے والے مہمانوں کو دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے۔ بعد میں جو رپورٹ آئی کہ بہت زیادہ تعداد میں لوگ آ رہے ہیں تو وہ لوگ تو کبھی یہ توقع نہیں کر سکتے تھے کہ اس قدر ہماری مشہوری اور پبلسٹی ہو گی اور یوں لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو گی۔ یہ سب اُس خدا کے کام ہیں جو وقت آنے پر اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے۔

فرانس کے نیشنل ٹی وی نے جمعہ والے دن شام سات بجے کی خبروں میں پہلی بار جماعت کے حوالے سے کوئی خبر نشر کی ہے اور کافی تفصیل سے خبر دی، جہاں مجھے نقاب کشائی کرتے ہوئے دکھایا اور خطبہ کی جھلکیاں دکھائیں۔ ایم ٹی اے کا تعارف بھی کرایا کہ ان کا ایم ٹی اے کا چینل بھی ہے۔ مسجد کے مختلف مناظر دکھائے۔

اسی طرح TV24 ان کا ایک چینل ہے۔ اس نے بھی افتتاح کی ساری تقریب دکھائی اور پھر اس کے بعد اس نے ڈاکومینٹری پروگرام بنایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں بتایا، جماعت کے بارے میں بتایا، تعارف پیش کیا، ٹی وی چینل کے بارے میں بتایا۔ مسجد مبارک فرانس کے اندر اور باہر کے مناظر دکھائے اور پھر آخر میں برلن مسجد کے بارے میں بتایا کہ وہاں بھی اسی طرح 17 اکتوبر کو افتتاح ہوگا۔

یہ ٹی وی چینل فرانس 24، یہ بی بی سی کی طرح کا چینل ہے اور انگلش، فرنچ، عربی میں ساری دنیا میں دیکھا جاتا ہے، پانچوں براعظموں میں۔ تو اس ٹیلیویژن چینل نے چار بار یہ پروگرام نشر کیا۔ دو مرتبہ انگریزی زبان میں اور ایک مرتبہ فرنچ میں اور عربی زبان میں اور پھر اس نے آخر میں یہ کہا کہ آج دنیا کے سارے احمدی کہہ سکتے ہیں کہ فرانس میں Saint.prix کے مقام پر ہماری مسجد موجود ہے۔

اوّل تو ہمارے پاس اتنے ذرائع نہیں تھے کہ کروڑوں خرچ کر سکیں اور اگر ہوتے بھی تو اس طرح کوریج نہ ملتی جس طرح خود میڈیا نے آ کے کوریج دی ہے اور اس تعارف کی وجہ سے جتنے فرانکوفون ملک ہیں خاص طور پر افریقہ کے وہاں کے ٹی وی چینلز نے بھی یہ افتتاح دکھایا اور اس طرح ماریشس میں بھی۔ گویا اس ایک مسجد نے دنیا کے کئی ممالک میں جماعت کا تعارف کروایا اور تبلیغ کے نئے راستے کھلے۔

شام کو اس دن وہیں مسجد کے احاطہ میں ریسیپشن بھی تھی جس میں سرکاری افسران، سفارتکار اور ہمسائے وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ اخباری نمائندے بھی تھے۔ وہاں مجھے اسلام کی تعلیم پیش کرنے کا موقع ملا اور بعض عورتیں اور مرد جب اسلام کے ابتدائی دنوں میں مظالم کا حال سنتے تھے جس کا مَیں نے ذکر کیا تو بعد میں بعضوں نے جذباتی ہو کر اس کا اظہار کیا کہ ہمیں تو آج تک کبھی بتایا ہی نہیں گیا کہ مسلمانوں پر بھی ظلم ہوا ہے۔ ہمارے سامنے تو جو اسلام کا تصور پیش کیا گیا ہے وہ صرف اور صرف ظالم اسلام کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

ایک جرمن سفارتکار وہاں آئے ہوئے تھے، ان سے باتیں بھی ہوتی رہیں۔ کہنے لگے کہ جرمنی میں بعض نوجوانوں میں اسلام قبول کرنے کی رَو چلی ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ میری تو یہ دعا ہے کہ اگر ان جرمنوں نے مسلمان ہونا ہے تو وہ احمدی مسلمان ہوں تا کہ کم از کم حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے تو ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں مڈل ایسٹ کے بعض ممالک میں بھی رہا ہوا ہوں۔ وہ پروٹسٹنٹ ہیں لیکن کہتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کریم بھی رکھا ہوا ہے اور بڑی عزت اور احترام قرآن کریم کا بھی کرتا ہوں۔ بہرحال یہ تبلیغ کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور نئے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بھی پیدا فرمائے۔

فرانس کے بعد ہالینڈ کا جلسہ تھا، وہاں گئے۔ یہاں بھی جوبلی جلسے کے حوالے سے بعض اخباری نمائندوں نے اس کی کوریج کی اور جماعت کا تعارف کافی اچھے طبقہ میں پھیل گیا جو ویسے ناممکن تھا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گن گن کر زندگیاں گزار دیں تب بھی وہ فضل ختم نہیں ہو سکتے۔

ہالینڈ کے بعد پھر برلن کے لئے روانگی تھی۔ 6-5 گھنٹے کا سفر طے کر کے وہاں پہنچے۔ برلن مسجد کا افتتاح اپنی اہمیت کے لحاظ سے تو ایک اہم موقع تھا ہی۔ لیکن علاقہ کے مخالفین میں جماعت کے بارہ میں جو بڑے غلط خیالات رکھتے تھے۔ (رکھتے ہیں تو نہیں کہ اب کافی حد تک صاف ہو گیا ہے) ان کی وجہ سے امیر صاحب اور انتظامیہ بڑی پریشان تھی کہ پتہ نہیں افتتاح والے دن کیا ہو جائے گا کیونکہ ان کا ہنگامے کا پروگرام بھی تھا۔ کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے، علاوہ مقامی لوگوں کے شور شرابے کے، انتظامیہ کی طرف سے بھی کوئی پریشانی ہو سکتی تھی، انہوں نے احمدیوں کو پابند کر دیا تھا کہ سوائے جن کو آنے کی اجازت دی گئی ہے یا جن کو دعوت نامے دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ اور لوگ نہ آئیں۔ ایک لحاظ سے ان کی یہ احتیاط صحیح بھی تھی لیکن ضرورت سے زیادہ احتیاط کی گئی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظامات فرما دیئے کہ دائیں بازو کی بڑی پارٹی جس نے مسجد کے خلاف افتتاح والے دن جلوس نکالنا تھا اس نے ایک دن پہلے اعلان کر دیا کہ ہم جماعت کے خلاف یا مسجد کے خلاف کوئی جلوس نہیں نکالیں گے۔ گویا اپنی طرف سے پوری یقین دہانی کرا دی۔ لیکن اخبار والوں کو اور پولیس کو باوجود اس اعلان کے یہ شک تھا کہ یہ درست بھی ہے کہ نہیں۔ ان کے خیال میں اتنی جلدی یہ فیصلہ بدل نہیں سکتے تھے۔ کہیں دھوکہ نہ ہو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے تو ایسی ہوا چلتی ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ جماعت کے افراد اور مبلغین تو ایک عرصہ سے غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم، مسجد کا مقصد، عورت کی آزادی، یا اسلام کی شدت پسند تعلیم کا جو تصور مغرب میں ہے اس کے بارہ میں سوالات وہاں ہوتے ہیں ان کے مناسب جواب دیئے جا رہے تھے لیکن ان لوگوں کی تسلّی نہیں ہو رہی تھی۔ ہر روز کوئی نہ کوئی نئی بحث چل جاتی تھی۔ ایک دم جو یہ کایا پلٹی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے علاوہ اس کو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال جہاں مخالفین نے مظاہرے کا اعلان کیا تھا وہاں شرفاء نے بھی ہمارے حق میں مظاہرے کا اعلان کیا تھا۔ آخر شرافت کی فتح ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اِن شرفاء کے دل مزید کھولے اور وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھنے والے بھی بنیں۔

افتتاح سے پہلے ایک اخبار نے لکھا (ٹائیٹل اس نے لگایا کہ ''نو تعمیر شدہ مسجد کے لئے مبارکباد'') قرآن

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

گمشدہ کناروں سے ہر ایک کو نظر آنے والی عمارتوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان جرمنی کا باقاعدہ حصہ بن گئے ہیں۔ مبصر نے کہا کہ احمدی، سُنّی اور شیعہ جو بھی مساجد بنا رہے ہیں ان کے خیالات ایسے ہیں جیسے C.C.U پارٹی کے پچاس کی دہائی کے دوران تھے۔ مثلاً اگر عورت نوکری کرنا چاہے تو پہلے شوہر سے اجازت لے۔ آج کے یورپ میں اور طرح طرح کے خیالات رواج پا چکے ہیں۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ مسلمان جرمنی میں جہاں کہیں بھی مسجد بنائیں ہم ان کو مبارکباد دے سکتے ہیں۔ لیکن ان کو شہری فرائض سے بری الذمہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہم تو یہ چاہتے بھی نہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مذہبی آزادی ہونی چاہئے اور ہر مسلمان کو قانون کا پابند ہونا چاہئے۔ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا دینی جوش دیکھ کر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بھی مذہب کی طرف زیادہ متحرک ہو رہے ہیں، مسابقت کی رو سے ترقی ہوتی ہے۔ مذہب پر بھی یہ قانون اطلاق پاتا ہے۔ کاش کہ آزادی کا یہ جو نظریہ ہے، سوچ ہے، یہ مسلمان بھی سمجھ سکیں اور جماعت کے بارے میں جو غلط قسم کی باتیں عوام الناس میں پھیلائی جاتی ہیں وہ بدلیں اور رواداری کی اپنے اپنے ملکوں میں خاص طور پر پاکستان میں فضا پیدا کریں۔

بہرحال اخبارات اور علاقہ کی مخالفت نے افتتاح سے پہلے ہی مسجد کو اتنی شہرت دے دی تھی کہ افتتاح کے لئے خود بخود ہی رابطے ہوتے چلے گئے ہیں اور لوگوں کا تجسس بھی بڑھتا چلا گیا۔ جب جمعہ پڑھ کے مَیں نکلا ہوں تو کافی دور سے ایک جرمن عورت آئی کہ مَیں یہاں کی پرانی رہنے والی ہوں۔ اخباروں اور ٹیلیویژن پہ کل سے مَیں دیکھ رہی ہوں کہ ایک مسجد کا افتتاح ہے اور یہاں خلیفہ آیا ہوا ہے تو مَیں دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کیا ہے۔ اس طرح لوگوں کو تجسس پیدا ہوا خاص طور پر وہ مجھے ملنے آئی تھی۔

جمعہ سے ایک دن پہلے جمعرات کی رات کو، غیر مسلم مہمانوں کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا تھا۔ اس میں جرمن پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر بھی شامل ہوئے تھے اور بھی کئی ممبر شامل تھے۔ میئر تھے، ان کے خاص نمائندے تھے، ایمبسیڈر یا دوسرے سفارتکار تھے۔ بعض معززین کو وہاں بولنے کا موقع بھی دیا گیا۔ انہوں نے جماعت کے بارے میں بڑے عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مَیں نے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم اور مسجد کے حوالے سے، مسجد کی کیا اہمیت ہے اور ہماری تعلیم کیا ہے ان کو بتایا تو سارے سننے والوں نے، شامل ہونے والوں نے، نہ صرف غور سے سنا بلکہ ان کے چہرے کے تاثرات اور بعض موقعوں پر سر ہلانے سے لگتا تھا کہ ان کو بہت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ باتیں عجیب بھی لگ رہی ہیں اور دلچسپی بھی پیدا ہو رہی ہے بلکہ بعض لوگ تو نوٹس بھی لیتے جا رہے تھے۔ پھر بعد میں مجھے ملے ہیں تو اس بات کا انہوں نے اظہار کیا ہے کہ اسلام کے بارے میں انہیں بہت سی نئی باتوں کا پتہ لگا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع کو بھی دنیا بھر کے میڈیا نے کور (Cover) کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اور تعارف کے مزید میدان کھلے ہیں۔

دنیا بھر میں تقریباً 148 اخبارات اور رسائل نے مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کے بارے میں خبر نشر کی ہے۔ جرمنی کے علاوہ 16 ممالک کے اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ ان میں امریکہ، آسٹریا، ترکی، بحرین، نیوزی لینڈ، انگلستان، پاکستان، سری لنکا، کینیڈا، کویت، فرانس، سکاٹ لینڈ، انڈیا، تائیوان، سعودی عرب اور آسٹریلیا۔ اور خبر رساں ایجنسیاں اور میگزین اور اخبارات میں C.N.N، گُوگل نیوز، گلف نیوز، ایسوسی ایٹڈ پریس، Zimbo نیوز ایجنسی، ورلڈ نیوز نیٹ ورک، نیوز ڈے ڈاٹ کام، رائٹرز، یورو اسلام، یاہو نیوز، انٹرنیشنل ہیرالڈ وغیرہ نے خبریں دیں۔ اخبارات میں گارڈین UK نے اور اڈوچے ویلے (جرمنی میں)، آئی ٹی این، اے بی سی نیوز (یو ایس اے کا)، سپیگل جرمنی کا ہے، ایم ایس این بی سی امریکہ کا ہے، یو ایس اے ٹوڈے، واشنگٹن پوسٹ، ٹائمز آف انڈیا ان سب نے خبریں دیں۔ بڑے وسیع پیمانے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعارف کا میدان کھلا ہے۔ جو جرمن اور دوسری دنیا میں الیکٹرانک میڈیا میں آیا اس میں جاپان، چیک ریپبلک، پولینڈ، ہالینڈ، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، فرانس اور اس طرح بہت سارے بین الاقوامی اخبارات ہیں جن میں یہ خبریں دی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ بہت ساری تعداد لوکل اخبارات کی بھی ہے۔

برلن کی سب سے مشہور اور زیادہ بکنے والی اخبار Berliner Zeitung نے سرخی لگائی کہ مسجد برداشت کا مادہ رکھتی ہے۔ اور پھر انہوں نے لکھا کہ افتتاح کے موقع پر برلن کے وزیر اعلیٰ نے احمدیوں کو مسجد کی مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ یہ مسجد برداشت اور بُردباری کی علامت ہے اور اس وصف کو ترجیح دینے میں مدد دے گی۔ جرمن پارلیمنٹ کے نائب صدر نے اس علاقے کے احمدیوں میں ایک دوسرے کے لئے زیادہ برداشت اور مفاہمت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ احمدیوں کے پانچویں خلیفہ نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ باوجود مخالفتوں کے مسجد بنانے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے اپنے فرقہ کے لوگوں کی جرمنی سے وفاداری پر بھی یقین دلایا اور مسجد کے مخالفین کے لئے بھی دعائیہ کلمات کہے۔ اسی طرح انہوں نے دعا بھی کی اور امید ظاہر کی کہ احمدیوں کو جرمن قوم کا حصہ سمجھا جائے گا۔ ان کی تعداد جرمنی میں 30 ہزار ہے۔

پھر ایک بہت بڑی اخبار ہے Die Nelt، یہ جرمنی کے بڑے اخباروں میں شمار ہوتا ہے اس نے لکھا ہے کہ اسلامی تنظیموں کا مسجد کی تعمیر پر اطمینان کا اظہار۔ یہ بھی ایک عجیب بات ہے۔ ویسے ہماری مخالفت ہوتی ہے، مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ لکھتے ہیں کہ اسلامی اداروں کی کانفرنس O.I.C کے جنرل سیکرٹری مسٹر احسان اوگلو نے کہا کہ مسجد کی تعمیر مسلمانوں کی جرمن معاشرے میں انٹیگریشن کی طرف اہم قدم ہے۔ مَیں مسجد کے افتتاح پر خوش ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی آوازیں تمام جرمنی کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ جرمنی ایک آزاد ملک ہے۔ اس لئے یہاں مسجد کی تعمیر کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نئی مسجد جماعت احمدیہ کی ہے جس کے افتتاح کے لئے ان کے خلیفہ لندن سے آئے ہیں۔

پھر ایک بہت بڑا اخبار ہے Focus Online، یہ کہتا ہے کہ ان کے لندن میں رہائش پذیر مرزا مسرور احمد نے اپنے ابتدائی خطاب میں تمام باہمت شہریوں کا شکریہ ادا کیا جو احتجاج کے باوجود تشریف لائے۔ احمدیہ جماعت ایک ایسی تنظیم ہے جو امن پسند ہے اور اسلام کے انتہا پسندوں سے بالکل مختلف ہے۔ آپ نے کہا محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ MTA نے اس تقریب کو ساری دنیا میں دکھایا۔ اڑھائی سو مہمانوں نے شرکت کی۔ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر، ضلعی میئر اور سب نے مذہبی آزادی کا دفاع کیا۔

ایک اور اخبار جو پورے جرمنی میں پڑھا جاتا ہے بہت مشہور اخبار ہے۔ اس نے بھی اس کی بڑی اچھی طرح خبر دی۔ آخر پر اس نے یہ بھی لکھا، یہ زائد بات ہے کہ مسجد کا نقشہ بھی ایک احمدی خاتون نے بنایا ہے اور مسجد کا نام حضرت محمد ﷺ کی بیوی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ باقی اس نے مخالفت میں کچھ نہ کچھ فقرے تو لکھنے تھے، لکھتے ہیں کہ علاقہ میں جماعت کی مخالف تنظیم کا دعویٰ ہے کہ احمدیہ فرقہ کیونکہ عورتوں پہ بہت ظلم کرتا ہے لہٰذا وہ اس کے خلاف ہیں۔ اور ان کے نزدیک ظلم کی جو مثال دی ہے وہ یہی ہے کہ پردہ کی بڑی پابندی کروائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جرمن ٹی وی چینل نے بھی بہت اچھی طرح خبر دی۔ لکھتے ہیں جماعت نے مشرقی برلن میں مسجد تعمیر کی ہے۔ اس کے افتتاح کی تقریب جمعرات شام کو منعقد ہوئی، جس میں پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر شامل ہوئے۔ لندن سے ان کے سربراہ آئے۔ آپ نے کہا ہم جہاں بھی جائیں لوگوں کو خدشات اور تحفظات ہوتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا بیان ہے کہ ہم امن پسند جماعت ہیں جو دہشت گردی کے خلاف ہے اور واشنگٹن پوسٹ نے 16/ اکتوبر کی اشاعت میں لکھا کہ سابقہ کمیونسٹ مشرقی جرمنی میں پہلی مسجد کا افتتاح۔ برلن میں گنبد اور میناروں والی پہلی مسجد کا افتتاح جمعرات کے روز ہوا۔ اس موقع پر پولیس نے مخالفین کو مسجد سے کچھ فاصلے پر روکے رکھا۔ خدیجہ مسجد دو منزلہ عمارت ہے۔ اس کا مینارہ 42 فٹ اونچا ہے۔ اس موقع پر کم از کم 300 مخالفین نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جرمنی میں مسلمان زیادہ تر مغربی جرمنی میں رہتے ہیں۔ ویسے تو برلن میں کم وبیش 70 مساجد ہیں لیکن زیادہ تر چھپی ہوئی اور برلن کے مغربی علاقے میں ایسی عمارتوں پر مشتمل ہیں جو بظاہر مساجد نظر نہیں آتیں۔ جماعت احمدیہ کے ممبر نے کہا کہ یہ مسجد مشرقی برلن میں جو کہ کیپیٹل (Capital) ہے پہلی مسجد ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ حکومت نے بھی اس کا خیر مقدم کیا ہے۔

برکینا فاسو سے بھی ہمارے امیر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ فرانس کی اور برلن کی مسجد کو انہوں نے اپنے ٹی وی چینلز پر بھی دیا اور 6 اخبارات نے ایڈیٹوریل میں خاص طور پر اس کی خبر دی۔

یورو نیوز جو ایک مشہور یوروپین چینل ہے اس میں بھی فرنچ، جرمن، انگلش اور عربی میں خبریں دی جاتی ہیں۔ یہ بھی بڑا مشہور چینل ہے سارے یورپ میں سنا جاتا ہے۔ اس نے بھی افتتاح کی تصویروں کے ساتھ دو تین منٹ کی خبر دی۔ بظاہر جو حالات ہیں اس چینل تک ہمارا پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نشانات جو واضح اور روشن تر ہو کر اپنی شان دکھاتے ہیں انہوں نے اس کو ممکن بنا دیا۔ پھر بھی اُن لوگوں کو جو اندھے ہیں حق کو سمجھنے کا خیال نہیں آتا۔

عربوں کے مختلف چینلز میں گو بعض حقائق توڑ مروڑ کر پیش کئے گئے ہیں، خاص طور پر ہمارے عقائد کے بارے میں۔ لیکن مسجد کا نام لے کر خبر دی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات تو وہی گھسے پٹے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ 1923ء میں بھی جب برلن مسجد بننے لگی تھی تو اس وقت بھی ہمارے مخالفین میں ایک مصری تنظیم تھی جس نے جرمن حکومت کو یہ کہہ کر ہمارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی تھی کہ یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور جرمنوں کے خلاف ہیں۔ اس طرح کے الزامات تھے۔

اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولوی مبارک علی صاحب کو جو یہاں پہلے مبلغ تھے، ایک مضمون وہاں سے لکھ کے بھجوایا جس میں تفصیل سے اس بات کا ردّ کیا گیا تھا اور فرمایا تھا کہ اسے وہاں اخباروں میں بھی شائع کریں اور لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ وہی اعتراضات آج کل بھی ہو رہے ہیں۔ یہ اتفاقاً کل ہی مجھے پرانی تاریخی بات مولانا دوست محمد صاحب نے بھجوائی تھی۔ ان لوگوں کو اس مضمون میں واضح کیا گیا تھا کہ ہم تو ہر ملک کے وفادار ہیں۔ جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک کے ساتھ ہماری وفاداری ہے لیکن ہر طبقے تک، ملک کے ہر فرد تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہمارا فرض ہے جو ہم پہنچاتے ہیں اور اس لئے ہم مسجد بنا رہے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو تو جرأت نہیں ہے کہ کھل کر اظہار کر سکیں۔

عبدالباسط صاحب جو برلن میں ہمارے مبلغ ہیں انہوں نے وہاں سے جو بعد کی رپورٹ بھیجی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہفتہ، جس روز مَیں وہاں سے آیا ہوں اور اتوار کے روز مسلسل جرمن افراد خدیجہ مسجد آتے رہے۔ ان دو دنوں میں تقریباً 900 افراد مسجد آئے اور ان کی خاطر تواضع کی گئی اور برلن کے مختلف حصوں سے مسجد دیکھنے کے لئے ہمسائے بھی آئے اور تصویریں بھی کھینچیں۔ برلن کے بچوں ناصرات اور اطفال نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور کر رہے ہیں اور مسجد کا تعارف بھی کرا رہے ہیں اور عبادت کے بارے میں بھی بتا رہے ہیں۔ اور ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو کام کرتے دیکھ کر بھی لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جرمن زائرین اور بعض معمر زائرین نے خاکسار کے پاس آ کر خصوصی طور پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح 10 اور 12 سال کے معصوم بچے اور بچیاں اسلام کے بارے میں معلومات مہیا کرتے ہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ ان کی ماؤں نے ان کو اس کی تعلیم دی ہے اور جماعت میں تعلیم و تربیت کا منظّم نظام ہے۔ تو بچوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے وہاں تبلیغ کے مواقع پیدا کر دیئے۔ ایک ہمسایہ جرمن نے خاکسار کو لکھا کہ بطور ہمسائے کے مَیں آپ کو اس علاقے میں دلی طور پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آخرکار ہمارے پاس بھی دوسرا کلچر اور دوسرا مذہب آیا ہے۔ برلن چرچ کے ایک نمائندے نے ان کو خط لکھا کہ چرچ کی طرف سے آپ کی جماعت کے ممبران اور آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی پذیرائی ہوئی ہے۔ وہی مخالفت پذیرائی میں بدل گئی ہے۔

برلن مسجد کے افتتاح کے بعد اگلے دن ہفتہ کو جیسا کہ مَیں نے بتایا مَیں وہاں سے آ گیا تھا۔ ہم بیلجیم آئے وہاں انصار اللہ کا اجتماع تھا۔ اللہ کے فضل سے وہاں بھی جماعت اکٹھی تھی اور ان کے لحاظ سے ان کو کہنے کا کچھ موقع مل گیا۔ وہاں سے پھر اسی دن شام کو، ان کے اجتماع کے فوراً بعد ہماری واپسی ہوئی۔ یہاں واپسی جلدی اس لئے

تھی کہ ہمارے مسجد فضل کے علاقہ کی ایم پی نے پارلیمنٹ ہاؤس میں خلافت جوبلی کے حوالے سے ایک ریسیپشن (Reception) کا انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں دریا کے کنارے ہاؤس آف کامن والا جو ٹیرس (Terrace) ہے کے ایک ہال میں یہ تقریب تھی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر یہ تقریب منعقد ہونے کی وجہ سے کافی تعداد میں ایم پی ایز (M.Ps) اور پارلیمنٹیر ینز (Parlimentarians) اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہوئے۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد، خلافت کا کیا کام ہے، اسلام کی امن پسند تعلیم اور آج کل دنیا میں کس طرح امن قائم ہوسکتا ہے اور بڑی طاقتوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور آج کل کے اقتصادی بحران کی وجہ سودی نظام ہے، اس بارہ میں ان کو قرآن کریم کی روشنی میں کچھ وقت کہنے کا موقع ملا۔ یہ چیز ان کے لئے بڑی حیرت انگیز تھی اور بعض پارلیمنٹیر ینز اور سفیر اور دوسرے سفارتکار بعد میں ملنے آتے رہے، انہوں نے اچھا اثر لیا اور اس کا اظہار کیا۔ یہ صرف اچھا اخلاق دکھانے کے لئے نہیں تھا کہ وہ ریسیپشن ہے تو دکھا دیں بلکہ بعد میں جس طرح وہ مجھے ملے ہیں اور اس تقریر کا ٹیکسٹ (Text) بھی مانگ رہے تھے تو اس سے لگ رہا تھا کہ حقیقت میں وہ چاہتے ہیں کہ جو باتیں کی ہیں اس کو غور سے دیکھیں اور سمجھیں اور بعض نے وہاں بیٹھ کر نوٹ بھی لئے۔ لگتا ہے کہ یہ لوگ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اپنے نظام کو بدلیں اور کم از کم یہ دیکھیں کہ کہاں سے انہیں اچھی باتیں مل سکتی ہیں۔ وہیں پارلیمنٹ ہاؤس میں اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں پڑھنے کا بھی موقع دیا۔ بہر حال یہاں لندن میں ایک دو ہفتے کے دوران یہ فنکشن بھی ہوگیا۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں، جیسا کہ مَیں نے کہا اسلام کا پیغام سننا اور دلچسپی سے سننا ان لوگوں کی بدلتی ہوئی سوچوں کی عکاسی کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی یہ کام ہو رہا ہے ورنہ ہماری کوششوں سے نہیں ہوسکتا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم اگر ان فضلوں کی منادی کر کر کے زندگیاں بھی ختم کرلیں تو حق ادا نہیں کر سکتے۔ بہرحال اس کی رپورٹ بھی ایم ٹی اے یا اخباروں کی رپورٹس میں آجائے گی۔

یہ لوگ جیسا کہ مَیں نے جرمنی کا بھی کہا تھا کہ بعض مسلمانوں نے اعتراض کیا اور ہم پہ یہ الزام لگائے ہیں کہ یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ کیا اسلام کا پیغام اور قرآن کریم کی تعلیم ان لوگوں کو ان کا کوئی پروردہ بتا سکتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔ نہیں دیکھتے کہ خدا کی تقدیر کس طرف جارہی ہے۔ اپنا کیا برا حال ہو رہا ہے۔ کس تباہی کے گڑھے میں گرتے چلے جارہے ہیں۔ لیکن خاص طور پر جو یہ مُلّاں ہیں ان میں احمدیت کی دشمنی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی بجائے کم ہونے کے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آج مسلمانوں کی بقا اسی میں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنیں اور مانیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ ودانستہ بند کرتے ہیں تو کریں۔ سچائی کو ان سے کیا نقصان؟ لیکن وہ زمانہ آتا ہے، بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں حملہ پر حملہ کروں گا یہاں تک کہ مَیں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دوں گا۔

پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اُس کو سُولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سُولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف مکّار اور کذّاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اِس قدر اُس کی عظمت دلوں میں پیدا ہوگئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو خدا کر کے مانتا ہے‘‘۔ اب تو اور تعداد بڑھ گئی ہے۔

فرماتے ہیں:’’اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا۔ مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پَیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو سجدہ کرتے ہیں اور بادشاہوں کی گردنیں اُس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق اور مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اِس مُشت خاک کو اُس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410۔ مطبوعہ لندن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدی بنتے ہوئے یہ سب نظارے اور ترقیات دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کے وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے ہیں۔

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

بقیہ رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (دورہ جرمنی) از صفحہ 13

میں اطاعت درمعروف کا حکم تھا کہ جو بھی معروف حکم ہوگا ہم مانیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہی کہا ہے کہ یوں نہ قسمیں کھاؤ کہ ہم یہ کردیں گے ہم وہ کردیں گے، ہم احمدی بچیاں ہیں، وقف نو بچیاں ہیں، ہم زمین و آسمان پہ انقلاب لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے انقلاب تو تم لے آؤ گے لیکن صرف دعوے نہ کرو۔ پہلے جو مَیں نے حکم دیئے ہوئے ہیں اسی سورۃ نور میں آیت استخلاف جو ہے اس سے پہلے کی آیات میں جو باتیں میں نے کہی ہوئی ہیں جو تمہیں حکم دیئے ہوئے ہیں ان کو مانو۔ کسی بھی حکم پہ اعتراض نہ ہو۔ اطاعت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اطاعت کروگی تو کامیابیاں حاصل کروگی۔ اطاعت کروگی تو اپنے عزت کی حفاظت کرنے والی ہوگی۔ اطاعت کروگی تو اپنے گھر والوں کے لئے نیک نامی کا باعث بنوگی۔ اطاعت کروگی تو جماعت کے لئے مفید اور کارآمد وجود بنوگی۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھو کہ ہمارا ایک مقام ہے اور ہم نے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ نمازوں کی پابندی، قرآن کریم پڑھنے کی پابندی، اس پر عمل کرنے کی پابندی اور ہر قسم کے جو لغویات ہیں اس سے بچنے کی ضرورت اور لغویات میں غلط قسم کے فیشن بھی آجاتے ہیں۔ ہمبرگ میں بھی کہا تھا، یہاں بھی مثلاً بچیاں کوٹ پہنتی ہیں (جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئیں) پردے کے لئے، کوٹ ایسا ہو جو ساتھ چپکا ہوا نہ ہو جسم کے۔ بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہئے۔ بازو اس کے یہاں تک (کلائی تک) ہوں۔ پھر پتہ لگے گا کہ تم لوگ مختلف ہو دوسروں سے۔ ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو اور پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ عموماً لڑکیاں میں نے دیکھا ہے لڑکوں کی نسبت زیادہ ہوشیار ہیں۔ جمنازیم میں پڑھنے والی ہیں یہاں جو بڑی ہوگئی ہیں جن کی عمریں۔ لیکن لڑکے بھی آج دیکھا ہے وقف نو کے کافی ہوشیار تھے۔ عموماً دوسروں کی نسبت زیادہ بہتر ہیں۔ امید ہے تم لوگ بھی زیادہ بہتر ہی ہوگی۔ تو جو لائن بھی اختیار کرنی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ محنت کی جائے اور جب تعلیم حاصل کرلو تو پھر جو براہ راست جماعت کے کام میں نہیں بھی آرہیں وہ بھی اپنے ماحول میں اپنا جو مقام ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت کے لئے ایک نمونہ بنیں، تربیت کے لئے بھی دوسروں کی، احمدیوں کی آپس میں تربیت کے لئے اور دعوت الی اللہ کے لئے بھی تاکہ جو بنیادی کام ہے تم لوگوں کا وہ کرسکو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو فرمایا کوئی سوال ہے تو کریں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ مَیں بچپن سے وکیل بننا چاہتی ہوں، حضور انور نے فرمایا وکالت پڑھنا چاہتی ہو تو پڑھ لو مگر بعد میں کورٹ میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اگر وکیل اس لئے بننا چاہتی ہو کہ تم کورٹ میں پیش ہو بطور وکیل کے۔ تو تم وقف نو ہو اس کی اجازت نہیں ہوگی لیکن اگر وکالت صرف پڑھنا چاہتی ہو تو پڑھ لو۔ اگر تم پیچھے بیٹھ کر صرف کیس تیار کرنا چاہتی ہو تو پیچھے بیٹھ کر کرسکتی ہو۔ اگر تم انٹرنیشنل لاء کرو، اس میں تمہارے سے جماعت خدمت لے سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم عام وکیل بن کے سول کورٹ میں پیش ہو جاؤ یا کریمنل کورٹ میں پیش ہو جاؤ اور جج کے سامنے بحث کرو، اپنے دلائل دو تو وقف نو کو مَیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے دو علموں کا ذکر کیا ہے ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم، اگر تم اتنی ہوشیار ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ، دوسروں کو پڑھانے کے لئے، مختلف زبانوں میں کرو جماعت کے کام آسکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آسکتی ہو اور جرنلزم میں اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھو اخباروں میں، دعوت الی اللہ کے کام کرسکتی ہو، لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ لڑکیوں کے لئے جامعہ کیوں نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا لڑکیوں کے لئے جامعہ اس لئے نہیں ہوتا کہ پہلے لڑکوں کے لئے ہی جامعہ پورے نہیں ہو رہے۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ مردوں کے لئے جو جامعہ ہیں، مرد تو کھلے طور پر تبلیغ کے لئے باہر جاسکتے ہیں، میدان میں بھی جاسکتے ہیں۔ لڑکیاں صرف دینی علم سیکھ سکتی ہیں` ربوہ میں بھی چند سال پہلے ایک دینیات کلاس کھولی لڑکیوں کے لئے، جس میں لڑکیاں آکر دینی علم سیکھ لیں۔ لیکن باہر تو کھلے طور پر نہیں جاسکتیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حج پر جانا ہو تب بھی عورت اگر حج پر جارہی ہے اپنے قریبی رشتہ دار کو کسی خونی رشتے دار کو کسی محرم رشتہ دار کو ساتھ لے کر جائے۔ اگر عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اتنی سختی فرمائی ہے کہ علیحدہ نہ نکلو تو پھر تبلیغی کام کے لئے اور دوسرے ہر کام کے لئے زیادہ زور ہونا چاہئے اس لئے یہ تو نہیں ہوگا کہ ایک لڑکی ہم مبلغ بنا دیں اور جماعت اس کو الاؤنس دے دعوت الی اللہ کرنے کا، پھر اس کے بھائی کو یا خاوند کو الاؤنس دے کہ تم اس کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ جاؤ۔ تو لڑکی اگر جامعہ میں جائے گی، مبلغ بنے گی تو پھر فیلڈ میں جانے کے لئے دو دو خرچے برداشت کرنے پڑیں گے۔ فی الحال ہم ایک خرچہ برداشت کرسکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ دینی علم سیکھنے میں کوئی پابندی نہیں ہے اس کے لئے ناصرات کو، لجنہ کو کلاسز لگانی چاہئیں، سلیبس بھی ہے وقف نو کا اور خود بھی میں نے تم لوگوں کو کہا ہے پڑھو۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نو کی تعداد اب کوئی 37 ہزار تک پہنچ چکی ہے جس میں 22 ہزار لڑکے ہیں اور شاید 16,15 ہزار یا اس سے بھی کم لڑکیاں ہیں لڑکے زیادہ ہیں۔ سارے تو جامعہ میں نہیں جاتے زیادہ سے زیادہ ان کی 001. یا 01. فیصد جامعہ میں جاتی ہے لیکن باقیوں کو بھی دینی علم سیکھنا چاہئے۔ ان کو اپنے طور پر دینی علم سیکھنا چاہئے۔ ابھی تو ہم لڑکوں کو بھی پورا خرچ نہیں کرسکتے۔ ایک وقت آئے گا کہ شاید ضرورت پڑے اور لڑکیوں کو بھی دینی کلاس، شارٹ کورس شروع ہو جائے۔ لیکن فی الحال ابھی موقع نہیں ہے۔ وقت نہیں ہے۔ وسائل نہیں ہیں اور Resources نہیں ہیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم پڑھائی کے لئے کسی دوسرے ملک جاسکتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صرف اس شرط پر جاسکتے ہیں کہ اپنے ملک میں وہ کورس ہوتا نہ ہو یا ملک میں کہیں بھی داخلہ نہ ملا ہو تو والدین کی اجازت سے جاسکتے ہیں اور جہاں جانا ہے وہاں صرف لڑکیوں کا ہوسٹل ہو۔ جس میں رہائش ہو اور وہاں لڑکوں کا کوئی دخل نہ ہو آنا جانا نہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ اس کے باوجود بہتر ہے کہ وہیں تعلیم حاصل کی جائے جہاں والدین ہیں اور اگر ایک کورس میں داخلہ نہیں ملا تو کوئی دوسری لائن اختیار کرلیں۔ بچیوں کے ساتھ یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ آخر پر بچیوں میں بھی تحائف تقسیم ہوئے۔

نو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

حج بیت اللہ کا مبارک سفر

(..........حاجی رحمت اللہ ملک سابق صدر جماعت بھدرواہ-کشمیر..........)

آج سے تقریباً بیس بائیس برس پہلے کی بات ہے۔ یہ عاجز خواب دیکھتا ہے کہ اونٹ پر سوار ہوں۔ اونٹ ایک بڑی شاہراہ پر جا رہا ہے اور یوں لمبے لمبے قدم اُٹھا رہا ہے کہ میں جھولا محسوس کر رہا ہوں اور بڑا لطف آ رہا ہے۔ اِدھر اُدھر دور دور تک کوئی بستی نہیں، کہیں اکّا دُکّا مکان نظر آتے ہیں ایسے ہی ایک مقام پر جہاں ایک دو کمرے جیسے سرکاری کوارٹر ہیں، ایک جگہ پانی کا نل تھا جو کھلا تھا اور پانی چل رہا تھا۔ اونٹ جیسے نہا رہا ہے۔ موسم بھی گرم ہے۔

خاکسار نے یہ خواب اپنے ایک بزرگ درویش مکرم محترم بدرالدین عامل صاحب مرحوم و مغفور کو سنائی تو مرحوم نے تعبیر سنائی کہ ہوسکتا ہے کہ آپ حج کو جائیں۔ یہ تعبیر سُن کر خاکسار حج کے بارے کبھی کبھار سوچتا کہ ایسا موقعہ اس عاجز کی زندگی میں آسکتا ہے؟ اگرچہ میں ہر طرح سے اپنے آپ کو بے بس پاتا لیکن اپنی جگہ کچھ اطمینان بھی پاتا۔ چار پانچ برس پہلے جب سے کشمیر سے جوق در جوق احمدی حج کو جانے لگے تو میرے اس خیال میں تقویت آگئی اور سوچنے لگا کہ سرینگر سے کیوں نہ حج کے لئے سفر اختیار کیا جائے۔ ہمارا احمدیوں کا اپنا قافلہ ہوگا اور ہم اپنی نمازیں آپ پڑھ لیا کریں گے۔ ۲۰۰۲ء میں خاکسار نے اپنی اہلیہ محترمہ شہادت بیگم صاحبہ کے ساتھ حج کرنے کا ارادہ کرلیا۔ میں نے اہلیہ کو کہا کہ آپ کو پہلے وصیت کرنی چاہئے۔ خاکسار کی اہلیہ وصیت کرنے پر تیار ہوگئیں۔ چنانچہ پہلے وصیت فارم بھرلیا چندہ جس قدر بتایا تھا ادا کر دیا۔ پھر کیا تھا جولائی ۲۰۰۲ء میں ہم نے حج کے فارم بھر لئے اور سکونت حج کمیٹی کے ممبران سے مشورہ کر کے وزیر آباد سرینگر اختیار کرلی اور اپنا ذمہ دار اپنے داماد ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب کو لکھا۔ ۲۰۰۳ء میں سرینگر سے دوسرا کوئی احمدی حج کو نہ گیا۔ فارم تو ہم بھر چکے لیکن دوسرا کوئی احمدی حج پر جانے والا نہ ملا۔ خاکسار نے بہت تلاش کی اور احباب سے دریافت کرتا رہا آخر وجہ یہ معلوم ہوئی کہ حالات مخدوش ہیں۔ بہرحال ہم نے استغفار درود شریف اور لاحول پر زور رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو مضبوطی بخشی اور ہمارا ارادہ قائم رہا۔ یہ سب کاروائی صیغہ راز میں رکھی گئی۔

جب تمام کاروائی مکمل ہوگئی اور بمبئی سے ہمارے نام کے ڈاکومینٹس آنے والے تھے اور یہ بھی سنا کہ ۵-۶ جنوری سے حاجی مکہ معظّمہ جانے شروع ہونگے تو ادھر سے جلسہ سالانہ بھی قریب آگیا۔ خاکسار نے احباب جماعت کو اپنے حج بیت اللہ پر جانے کے بارے میں بتایا اور تمام احباب سے اجازت لے لی۔ ہم ۲۳/دسمبر ۲۰۰۲ء کو بھدرواہ سے جلسہ کی غرض سے نکلے اور ۲۳/تاریخ کو ہی قادیان پہنچے۔ یہاں آکر ہم نے اپنے والدین، حضرت میاں صاحب مرحوم اور رشتہ داروں سے ذکر کیا۔ جلسہ سالانہ دیکھا اور سنا۔ ایک دن جبکہ ہم نماز ظہر پڑھ کر مسجد مبارک سے باہر آرہے تھے۔ والد صاحب بزرگوار پیچھے سے آرہے تھے۔ اتفاقاً حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور بھی ادھر سے گذرے۔ حضرت میاں صاحب نے اس عاجز کا ہاتھ پکڑا اور والد صاحب مرحوم سے مزاقاً فرمانے لگے کہ دیکھو آپ کا بیٹا حج کو جا رہا ہے۔ آپ نہیں۔ اس پر خاکسار کو اپنی خواب جو قادیان میں دیکھی تھی کہ میں حج کو جاؤں گا یاد آگئی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواب سچ کر کے دکھائی۔

خاکسار نے قادیان آنے سے پہلے پہلے حضور خلیفة المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھی ہدایات حاصل کرنے کے لئے خط لکھا تھا جس کے جواب میں حضورؒ نے خاکسار کے مقصد میں کامیابی حاصل ہونے کے لئے بہت دُعائیں دیں۔

ہم تیاری کر رہے تھے اور آٹھ جنوری کو ہم سرینگر روانہ ہونے والے تھے۔ مورخہ ۷/جنوری کو عزیزم عنایت اللہ صاحب برادر اصغر میرے پاس گھر میں آئے اور کہنے لگے صدر صاحب نذیر احمد منڈاشی کا خط آیا ہے۔ لکھا ہے کہ یہاں بھدرواہ میں غیر احمدیوں نے بڑا شور مچایا ہے۔ بہتر ہے وہ اپنا حج کرنے کا ارادہ ترک کریں اس پر خاکسار نے کہا کہ ہم نے ارادہ کیا ہے۔ ہمارے کاغذات مکمل ہیں۔ اگر خدا کو ہمارا شہید ہونا ہی منظور ہے تو ہم تیار ہیں۔ ہم اب ارادہ بدل نہیں سکتے۔ انہوں کہا اچھا اور چلے گئے۔ حج سے واپس آنے کے بعد معلوم ہوا بھدرواہ میں غیر احمدی لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کرتے رہے کہ ایک غیر مسلم جوڑا (بقول اُن کے) دھوکہ دیکر حج کو جا رہا ہے۔ انہوں نے میٹنگیں کیں، قراردادیں پاس کر کے حکام کو بھیجیں، فیکس حج کمیٹی بمبئی، سرینگر، ڈپٹی کمشنر مکہ معظّمہ کو کئے۔ گویا ہر طرف زور لگایا بھدرواہ میں حکام نے کچھ سرگرمی دکھائی۔ دوسری کسی جگہ سے اُن کو کچھ بھی جواب نہ ملا۔ البتہ سرینگر میں اخبارات نے مخالفت میں لکھا۔ ایک اخبار جس کی کٹنگ منسلک ہٰذا ہے، نے لکھا "میاں بیوی چکمہ دیکر حج پر روانہ" یہ ہیڈنگ موٹے الفاظ میں دی۔

قادیان سے سرینگر کے لئے روانگی:

ہم اللہ کا نام لیکر ۸/جنوری ۲۰۰۳ء کو قادیان سے سرینگر روانہ ہوئے اور ۹/جنوری کو سرینگر پہنچ گئے۔ سرینگر آکر ہم نے سب سے پہلے اپنا پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ حاصل کئے اور پھر ضروری سامان احرام باندھنے کا کپڑا وغیرہ اور کھانے پینے کی چیزیں خریدیں۔

یہ ذکر ازدیاد ایمان سے خالی نہیں کہ جب ہم سرینگر پہنچے تو ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب نے اپنا کرایہ کا مکان تبدیل کرلیا تھا اور اب وہ وزیر باغ کی بجائے۔ محلّہ ستھرا شاہی ایس ایم یوسف صاحب کے مکان میں رہ رہے تھے جو کہ ہم کو معلوم نہ تھا۔ ہماری ٹیکسی مسجد کے گیٹ کے پاس رکی اور ہم کو یہاں اُترنا پڑا۔ اب ہم پریشان تھے۔ کوئی مزدور وہاں نظر نہ آتا تھا۔ سڑک کے پار آشیانہ ہوٹل سے ایک پولیس کا ڈرائیور ہم کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایک سپاہی کو بھیجا کہ جاکر پتہ کرآئے یہ کون لوگ آئے ہیں۔ یہ حج پر تو نہیں جانے والے۔ سپاہی آیا اس نے ہم سے دریافت کیا اور چلا گیا۔ اتنے میں تھوڑی دیر بعد مظفر حسین بٹ پولیس گاڑی لیکر ہمارے سامنے کھڑا ہوا۔ یہ خاکسار کا شاگرد اور اب رشتہ دار بھی ہے۔ کے بعد اس نے حال پوچھا اور گاڑی میں سامان رکھا اور ہم کو بھی بٹھایا اور چل پڑا اور ہم بیٹی کے مکان پر پہنچ گئے۔ عزیزم مظفر حسین نے ساتھ ہی کہہ دیا کہ جس دن ایئرپورٹ جانا ہوگا مجھے پہلے دن بتادینا میں آپ کو صبح سویرے پہنچادوں گا۔

چنانچہ ۱۴/جنوری ۲۰۰۳ء کو مظفر حسین پھر گاڑی لیکر آیا اور ہم ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب، بیٹی قدسیہ اور بڑا بیٹا عزیزم عطاء اللہ بھی ہمراہ تھے۔ ٹورسٹ سینٹر پہنچ کر ہم نے غیر ضروری سامان اپنے ان عزیزان کے حوالے کیا۔ ان سے مصافحہ معانقہ کر کے ان کو الوداع کیا اور آگے بڑھے۔ ہمارے کاغذات کی چیکنگ ہوئی ہم کو دو اڑھائی ہزار فی نفر کے حساب سے سعودی کرنسی نوٹ بھی ملے اور آگے بڑھ ہم کو کہا گیا کہ وضوع کرو اور احرام باندھ لو تو ہم نے غسل کیا اور وضوع کر کے احرام باندھا اور اب جہاز پر سوار ہونا تھا۔ سوار ہونے کی دعا پڑھ کر ہم نے جہاز کی سیڑھیاں چڑھنی شروع کیں۔ اپنی سیٹ تلاش کی اور بیٹھ گئے۔ ہم دُعاؤں میں مصروف تھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ ساتھ ہی تلبیہ کی آواز بلند ہوئی۔ یوں محسوس ہونے لگا کہ اللہ ہمارے سامنے ہے ہمارا جہاز تقریباً ایک گھنٹے میں احمد آباد پہنچ گیا۔ دوپہر کا کھانا ہم کو دوران پرواز ملا۔ احمد آباد میں جہاز کافی دیر رُکا۔ سنا کہ کچھ تکنیکی خرابی ہوئی ہے۔ یہاں جہاز کا پائیلٹ تبدیل ہوا۔ جہاز نے اُڑان بھری اور شارجہ (ابوظہبی) میں پھر اُتر گیا۔ یہاں بھی جہاز آدھا گھنٹہ رکا اور پھر وہاں سے روانہ ہوکہ بعد نماز مغرب ہم جدہ شریف پہنچ گئے۔ جہاز سے جوں ہی نیچے اُترے اعلان ہوا اپنا اپنا سامان پہچان لو اور چیکنگ ہونے لگی۔ کافی دیر تک چیکنگ ہوتی رہی۔ سامان چیک ہوا اور بس میں چڑھا دیا گیا۔ ہم معلم کے ایک آدمی کے سپرد تھے ایک قطار میں کھڑے آگے جا رہے تھے۔ کافی آگے جاکر ہم کو روک دیا گیا۔ ہم نے مغرب کی نماز پڑھی اور کھانا بھی کھالیا۔ ہم آگے بڑھے دائیں بائیں ہندوستان بھر سے مختلف صوبوں سے آئے ہوئے حاجی بیٹھے تھے۔ آگے جاکر بائیں طرف نکلے اور وہاں بس میں سوار ہوئے اور ساڑھے بارہ بجے رات کا وقت تھا۔ باہر کچھ نظر نہ آتا تھا۔ غالباً ایک جگہ ہم رکے اور دو رکعت نماز تہجد پڑھی اور آگے بڑھے ایک جگہ پر بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے تھے۔ ہم دراصل مکہ معظّمہ میں داخل ہو چکے تھے۔ صبح سحری کا وقت تھا۔ ہم مکہ شریف پہنچ گئے تھے ہم دعائیں کرتے درود شریف پڑھتے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے۔ حتّٰی کہ ہماری بس طریق ام القریٰ سے جاتے ہوئے دائیں طرف کی بلڈنگ برج الخیر نمبر ۲۸ کے سامنے رُک گئی۔ ہم نیچے اُترے ہم کو بلڈنگ دکھائی گئی ہمارا فلیٹ نمبر ۸ کمرہ نمبر بارہ تھا۔ کمرے میں چار بیڈ جن پر بستر لگے ہوئے تھے اور کھانے کا پیکٹ اس پر پڑا تھا اور ایک چھوٹا سا فریج تھا۔ کچن ذرا دور تھا۔ جس میں گیس چولہا لگا ہوا تھا۔ جو سب کے لئے مشترک تھا۔ اتنے میں ہمارا سامان بھی پہنچ گیا اور ہم نے اپنا سامان لے کر کمرے میں سیٹ کیا۔ ہمارے ساتھ کا دوسرا جوڑا مکرمی عبدالغنی بٹ صاحب اور اس کی بیوی بھی پہنچ گئے اور انہوں نے بھی اپنا سامان سیٹ کیا اور کھانا وغیرہ کھالیا۔ ہمارے ساتھ والے کمرے میں کشمیر کے حاجی محمد ابراہیم شاہ صاحب اور اُن کی اہلیہ صاحبہ اور محمد شفیع شاہ صاحب تھے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مسجد الحرام کتنی دور ہے اور کدھر کو ہے وہاں کا ہی رہنے والا تھا تھوڑی تھوڑی اردو جانتا تھا۔ میں نے ساتھ لیا۔ جب ہم مسجد الحرام کے قریب پہنچے میں نے اس سے پوچھا کہ باب السلام کدھر ہے۔ تو اس نے بتایا کہ بڑا چکر دیکر باب السلام آتا ہے۔ مسجد الحرام بہت بڑے ایریا پر ہے۔ میں نے خیال کیا کہ باب السلام ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں خود ہی کھو جاؤں گا۔ لہٰذا میں نے واپس لوٹنا بہتر سمجھا اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد ہم سب مسجد کو چل پڑے۔ ہمارے سامنے والا بڑا گیٹ باب شاہ فہد تھا۔ اسی گیٹ سے ہم اندر داخل ہوئے۔ دعا وردِ زبان تھی۔ تسبیح و تحمید و تلبیہ کرتے ہوئے ہم آگے بڑھتے جاتے تھے۔ درود شریف بھی پڑھتے تھے۔ حاجیوں کی بھیڑ اس قدر تھی کہ آدھے گھنٹہ سے زیادہ وقت ہم کو خانہ کعبہ تک پہنچنے میں لگا۔ ہم نظریں نیچی کئے آگے بڑھتے تھے اور جب محسوس ہوا کہ باہر کی روشنی آنے والی ہے تو نظریں اُٹھائیں تو خانہ کعبہ سامنے تھا اور یہ دعا کی اے خدا ہماری ہر دعا قبول فرما۔

اب ہم صحن کعبہ میں اُترے حجر اسود کے سامنے آکر استلام باندھا۔ بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد حجر اسود کی طرف ہاتھ اُٹھا کر پڑھا اور طواف کرنا شروع کیا۔ چونکہ بھیڑ بہت تھی۔ دس پندرہ منٹ ایک چکر میں لگتے تھے۔ چند ایک دعائیں تو مجھے یاد تھیں باقی میں کتاب پکڑ کر پڑھتا رہا۔ سات چکر پورے کرنے کے بعد ہم نے مقام ابراہیم، جہاں ایک پتھر نسب ہے جس پر پاؤں کا نشان ہے۔ ایک شیشہ کے غلاف میں بند ہے۔ یہاں دو رکعت نماز ادا کی اور حتیم، خانہ کعبہ کے ایک طرف چھوڑی گئی جگہ جو خانہ کعبہ کا ہی حصہ ہے۔ اس جگہ میں بھی دو رکعت نماز ادا کی۔

ہم بے بس و بیکس انسان سجدہ کرتے ہیں اور سامنے خانہ کعبہ کو دیکھ کر کبھی کبھی یہ خیال دل میں آتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہم کمزوروں کی یہ دل کی تمنا اور آرزو بھی پوری کردی۔

طواف کعبہ مکمل کرنے کے بعد ہم صفاء و مروا کی سعی کے لئے نکلے باب الصفا جو کہ آب زمزم کے چشمہ کے ساتھ ہی ہے۔ ہم صفاء کی طرف چل پڑے۔ صفاء اب تو پہاڑی ہے نہیں ایک چٹیل چٹان ہے۔ یہاں سے مروا کے لئے جانے کا ایک راستہ ہے اور لوٹنے کا دوسرا۔ ان دو راستوں کے درمیان بذریعہ ویل چیئر سعی کرنے والے معذور حاجیوں کے لئے بھی راستہ بنا ہے۔ آنے کا ایک اور جانے کا دوسرا اور پھر صفاء سے مروا جانا ایک چکر ہے اور واپس آنا دوسرا۔ اس طرح مروا پہاڑی پر سات چکر ہو جاتے ہیں۔ مروا میں بھی ایک چٹان ہے۔ لیکن صفاء کے مقابلے یہ ذرا اونچی ہے۔ یہ راستے اب ہموار کئے گئے ہیں اور سیمنٹیڈ ہیں۔

مروا سے صفاء آتے ہوئے وہ جگہ جہاں کافی گہرائی تھی اور حضرت حاجرہ کو دوڑ کر گذرنا پڑتا تھا دو سبز ستونوں میں لاکر اس کی نشان دہی کی گئی ہے اور یہاں حاجی کو دوڑ کر گذرنا پڑتا ہے۔ بہرحال ہم نے سات چکر پورے کئے اور حلق کیا اور ہمارا عمرہ مکمل ہوا۔ تھکاوٹ بہت ہوئی تھی اور ساری رات جاگتے رہے تھے۔ لہٰذا ہم نے بہتر سمجھا کہ اپنی رہائش گاہ کو جائیں اور آرام کریں۔ ہم واپس لوٹنے لگے اور راستہ بھول گئے لیکن جلد ہی ایک گارڈ نے ہماری رہنمائی کی اور ہم بُرج الخیر پہنچ گئے۔ یہاں نوٹس لگا ہوا پایا کہ ۱۶/جنوری کو مدینہ منورہ جانا ہے۔ چنانچہ ہم نے مغرب کے وقت دس دن کا خرچ اور کچھ برتن باندھ لئے اور نماز مغرب کے بعد یہ سامان لیکر ہم گراؤنڈ فلور پر آگئے۔ مکرم عبدالغنی صاحب اور اُن کی اہلیہ ابھی مسجد الحرام سے نہیں لوٹے تھے۔ ہم بس میں بیٹھ گئے۔ اب ہم اس شہر کو جا رہے تھے۔ جس کی طرف ہمارے آقا حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ والوں نے جانے پر مجبور کیا تھا۔ جس شہر کے رہنے والوں نے آپ کو لبیک کہا اور آپ کی ذات اور اہل وعیال پر اپنی جانیں نچھاور کرنے سے دریغ نہ کیا۔ کتنا خوش قسمت وہ شہر تھا جس نے آقائے دو جہاں کو پناہ دی اور کتنے سعادت مند تھے وہ شہری جنہوں نے آقائے دو جہاں کو پہچان لیا۔ ہم اس شہر کی طرف جارہے تھے جس کی تمنا ہم برس ہا برس سے کرتے آرہے تھے۔ خاکسار کے بڑے نواسے کا نام صباحت احمد ہے۔ عرف عام میں اس کو صباء کہتے ہیں۔ اس کے پیدا ہونے سے پہلے بھی اور پیدا ہونے کے بعد اس کو بہلانے کے لئے میں ایک نعت کے چند اشعار پڑھتا تھا جو یہ ہیں ۔

صباء مدینے اگر ہو جانا نبیؐ کو میرا سلام کہنا
زمیں ہے دشمن زماں ہے دشمن، مکیں ہے دشمن مکاں ہے دشمن
دشمن ہوا ہے سارا زمانہ نبی کو میرا سلام کہنا

یہ اشعار اس استغراق سے پڑھتا کہ بعض اوقات روتا بھی تھا۔ رات کا وقت تھا۔ گھُپ اندھیرا تھا۔ دور بہت دور کہیں کہیں ایک ایک بلب کہیں دو بلب کی روشنی نظر آتی تھی۔ آبادی بہت کم ہے۔ راستے میں ہم ایک جگہ رُکے اور ہم نے مسجد میں دو رکعت نماز نفل ادا کی اور وہاں چائے کا سٹال تھا۔ یہاں سے ہم چل پڑے بوقت نماز فجر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ہماری بس ہمزہ مختیار بلڈنگ کے پاس جاکر رکی اور ہم کو گراؤنڈ فلور میں کمرہ نمبر (۴-۱) دیا گیا اس میں ریاست مہاراشٹر کے حاجی بھی تھے۔ ہم نے نماز فجر ادا کی اور مسجد نبوی جانے والا راستہ معلوم کرنے نکلے آخر گرتے پڑتے ہم اُس بڑی شاہراہ پر آگئے جو مسجد کو جاتی ہے۔ اس شاہراہ میں آکر تصویر جو شکل مسجد کی دکھائی دیتی ہے یعنی سبز گنبد اور اونچا مینارہ جو دل میں ایک کسک پیدا کرتا ہے وہ دکھائی دیتا ہے اور ہم سے درود وسلام میں ایک تیزی آگئی اور جلد ہی ہم مسجد کے بڑے گیٹ پر پہنچ گئے ہم صحن میں داخل ہوئے۔ بہت بڑا صحن ہے۔ دیکھا کہ اس قسم کے اونچے مینارے مسجد کی مشرقی دیوار پر چار ہیں اور چھوٹے چھوٹے بھی بہت سارے ہیں۔ مغرب والی طرف جو اصل میں ابتدائی مسجد ہے جس کے ساتھ امہات المومنین کے حجرات تھے۔ یہی وہ پاک حصہ ہے جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر کروایا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ جس میں آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہیں اسی پر سبز گنبد اور منارہ ہے۔ ابھی ہم اس طرف تو نہیں جاسکے۔ کیونکہ پہلے پہل انسان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور پھر کمزور انسان تو زیادہ ادھر اُدھر جا ہی نہیں سکتا۔ یہ وہ مسجد ہے جس میں بیک وقت لاکھوں انسان نماز پڑھتے ہیں۔ اندازہ کریں کتنی بڑی ہوگی۔ ہم نے نوافل ادا کئے اور چونکہ تھکاوٹ بہت تھی۔ ہم اپنی جائے رہائش کی طرف چل پڑے تھوڑا بہت آرام کرنے کے بعد ہم نے کھانا وغیرہ تیار کیا اور کھانے کے بعد ظہر کا وقت ہوا ہم مسجد کو چل پڑے۔ محترمہ شہادت مستورات کے ساتھ گئیں کیونکہ اُن کے لئے الگ حصہ مسجد میں مخصوص ہے۔ اس وقت میں آگے ہی آگے بڑھا اور معلوم کرنے کی جستجو ہوئی کہ منبر رسول کہاں ہے۔ وہ ابتدائی حصہ جسے جنت کی کیاری کہتے ہیں کہاں ہے۔ حضرت بلالؓ کی ازان دینے کی جگہ کہاں ہے۔ نماز سے فراغت کے بعد ہم نے اس راستے کو ٹٹولنے کی کوششیں کی جدھر سے ہم پیارے نبیؐ کے قدموں میں پہنچ سکتے تھے۔ ہم پہلے مسجد کی شمال کی طرف تھوڑی دور گئے اور پھر مغرب کی طرف اور مسجد سے باہر چلنے لگے۔ ہم نے درود شریف پڑھنا شروع کیا بڑی مشکل سے ایک ایک قدم آگے بڑھاتے تھے۔ ہم آگے بڑھتے گئے نہایت ادب اور انکسار کی حالت میں اور درد دل سے درود پڑھتے گئے جوں جوں روزہ مبارک قریب آتا گیا۔ درود گداز میں شدت آتی گئی اور اپنی طرف سے اور بزرگوں کی طرف سے سلام پیش کیا۔

۹ رجنوری کو ہم مدینہ منورہ کے آس پاس متبرک مقامات کو دیکھنے کے لئے نکلے۔ جنت البقی جو کہ مسجد نبوی کے جنوب مغرب میں چند گز کے فاصلے پر ہے۔ دیکھا کہ اس کے چاروں طرف فصیل ہے۔ لیکن قبروں کی نشان دہی نہیں ہوتی۔ کوئی کتبہ کہیں نسب نہیں۔ گاڑی میں بیٹھ کر ہم کو یہ قبرستان معلوم نہ ہوتا تھا کیونکہ کہیں قبر کی جگہ اونچی نہ تھی۔ زمین ہر طرف ہموار تھی۔ آگے بڑھے تو مسجد قبہ آئی یہ وہ مسجد ہے جو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات اور مسجد تعمیر ہونے تک قیام فرمایا تھا اور مدینہ میں پہلی نماز اسی مکان میں پڑھی گئی تھی۔ ہم نے بھی دو رکعت نماز نفل اس میں ادا کئے۔ الحمد للہ اس مسجد کے بھی دو بڑے اور چھوٹے مینار ہیں اور چاروں طرف کھجوروں کا باغ ہے۔ آگے بڑھے تو جبل اُحد آیا یہ پہاڑ مدینہ سے تین چار کلومیٹر دور ہے۔ اس کے دامن میں جنگ اُحد ہوئی۔ جس میں حضرت سید الشہداء آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار چچا کا جو اول المومنین میں سے تھے اور دوسرے شہداء کے مزار ہیں۔ ان مزاروں کے چاروں طرف بھی فصیل ہے لیکن قبر کا نشان نہیں ملتا۔ ہم نے مزار پر دعا کی اور آگے بڑھے۔ تو مسجد قبلتینا آگئی یہ وہ مسجد ہے جس میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب تک کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم نہیں آگیا۔ اس مسجد میں بھی ہم نے دو رکعت نماز ادا کی۔ الحمد للہ اس کے بعد مسجد فتح تھوڑی دور سے دِکھی یہاں ہم کچھ دیر رُکے اور کچھ کھجوریں خریدیں۔ اب وقت کافی ہو چکا تھا واپس لوٹے۔

مدینہ منورہ میں ہمیں اب دس دن ہو چکے تھے لہٰذا نوٹس لگ گیا کہ ۲۵ رجنوری کو مکہ مکرمہ واپس لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ساڑھے تین بجے رات حسب معمول مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز تہجد پڑھنے کا موقعہ ملا۔ خوب دُعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ مدینہ چھوڑنے کا موقعہ آیا۔ فجر نماز ادا کرنے کے بعد ہم گاڑی میں سوار ہوئے۔ ہماری گاڑی چل پڑی ہم کھڑکیوں سے ٹکٹکی لگائے ترستی نگاہوں سے پیارے نبیؐ کی اس مقدس بستی اور مقدس مسجد نبویؐ کو دیکھتے رہے اور دُعائیں کرتے رہے۔ ایک جگہ ہماری گاڑی رُکی یہاں پر ایک مسجد تھی۔ دو چار گھر تھے اور گاڑیاں مرمت کرنے کی چند دکانیں تھیں۔ ہم نماز مغرب کے وقت مکہ معظّمہ پہنچے ہم نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھ لیں اور خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر صفاء ومروا کی سعی کی اور حلق کرکے یعنی بال کٹوا کر احرام کھول دیا اور اس طرح ہمارا دوسرا عمرہ مکمل ہوا۔

مِنیٰ، مزدلفہ وعرفات کی زیارت:

۳۰ رجنوری ۲۰۰۳ء کو ہم چند حاجیوں نے ایک گاڑی کی اور صبح ۹ بجے چل پڑے تین میل پر غار ثور کی پہاڑی تھی۔ یہ اس قدر بلند معلوم ہوتی تھی کہ گاڑی کے ڈرائیوں نے کہا اس غار تک پہنچنے میں بہت وقت لگے گا اور ہماری گاڑی میں کوئی اس غار تک جانے کے لئے تیار نہ تھا۔ چنانچہ گاڑی میں سے ہی پہاڑی پر چڑھتے حاجیوں کو دیکھتے رہے اور آگے بڑھے۔ ہماری گاڑی عرفات میں پہنچی اور جبل رحمت کے پاس جاکر رکی۔ یہ چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ حاجیوں کی کافی بھیڑ تھی۔ لہٰذا دس پندرہ منٹ پہاڑی پر چڑھنے میں لگ گئے۔ اس پہاڑی کی مٹی چکنی ہے اور بارش کی وجہ سے بڑے بڑے گڈّھے بنے ہیں۔ ہم واپس لوٹے اور مزدلفہسے ہوتے ہوئے منٰی آئے۔ مشعر الحرام جس کا کہ قرآن پاک میں ذکر آتا ہے کہ وہاں نماز پڑھو مجھے اس مقام کو دیکھنے کی بہت بے قراری تھی لیکن ڈرائیور نے کچھ بھی نہ بتایا کہ ہم مزدلفہسے گذر رہے ہیں یا یہ مشعر الحرام ہے۔ ہم سیدھے منٰی آئے۔ یہاں سارے پختہ ٹینٹ مستقل طور پر لگے ہوئے ہیں۔ پھر آگے ہماری گاڑی ایک جگہ رُکی اس جگہ کا نام میں بھول گیا ہوں۔ یہ غار حرا کی پہاڑی کا دامن ہے۔ میں نے غار تک جانے کا ارادہ کیا۔ ایک حاجی محمد ابراہیم شاہ صاحب جو کہ ہمارے اس سفر میں ساتھ تھے کی بیوی نے بھی غار حرا تک جانا چاہا۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑے۔ ہم پہاڑی پر تقریباً آدھ گھنٹے میں چڑھ گئے اور اب پہاڑی کی دوسری طرف پندرہ بیس میٹر نیچے اُترنا تھا۔ لیکن پہاڑی عموداً کھڑی ہے۔ سر چکر کھاتا ہے۔ بڑے حوصلے سے میں نیچے اُترا۔ میں نے دیکھا ایک حاجی چٹان کے ساتھ پیٹھ لگائے کھڑا ہے اور آگے کوئی راستہ نہیں۔ میں حیران ہوا کہ آگے کدھر جانا ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ ایک آدمی دو چٹانوں میں بڑی مشکل سے ہماری طرف آرہا ہے۔ میں سمجھا کہ پہلا آدمی اسی کے انتظار میں ہے۔ وہ جب باہر آیا تو اس آدمی نے اندر جانا شروع کیا اور ہم بھی اس میں داخل ہوئے۔ ہم اس سُرنگ سے نکل کر پہاڑی کی دوسری طرف جا پہنچے۔ یہاں تھوڑی سی ہموار جگہ ہے اور جاتے ہوئے بائیں طرف غار ہے۔ جس میں بمشکل تین چار آدمی بیٹھ یا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ غار بالکل اسی طرح ہے جس طرح تصویر میں دکھائی دیتی ہے۔ ایک چٹان اوپر سے بطور چھت ہے اور ایک سامنے سے کھڑی ہے۔ مولا کریم نے پیارے نبی کے لئے جھوپڑی تیار کر رکھی تھی۔ وہاں افغانی بھی تھے اور انڈونیشین بھی۔ میں نے بڑی مشکل سے جگہ نکالی اور دو رکعتیں ادا کی۔ جب وہ حاجی نفل پڑھ کر فارغ ہوئے تو اس کی جگہ میں نے دو نفل پڑھ لئے اور ہم واپس چل پڑے۔ بڑی مشکل سے اُس سرنگ سے نکلے اور اوپر پہاڑی پر چڑھ گئے پھر نیچے اُترے۔ ہم نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھ لیں اور گاڑی میں سوار ہوئے اور تھوڑی دیر میں مکہ شریف پہنچ گئے۔ ہم نماز تہجد پر حرم شریف میں روزانہ جاتے اور خوب دُعا کرنے کا موقعہ ملتا۔ اپنے عزیز واقارب کے لئے جماعت احمدیہ بھدرواہ کے ہر فرد کے لئے نام بنام دعائیں کیں۔

۶ رفروری کو نوٹس لگا کہ ۷-۸ ر ذوالحجہ کی درمیانی شب کو حج کی ادائیگی کے لئے منٰی کو جانا ہے۔ ۷ ر ذوالحجہ کو نماز عشاء کے کافی دیر بعد ہم نے غسل کیا اور احرام باندھا۔ دو رکعت نماز پڑھ لی اور گاڑی میں سوار ہوئے۔ نماز فجر راستہ میں پڑھ لی۔ منٰی میں ہمارا ٹینٹ طریق شاہ عبد العزیز کے دائیں طرف تھا۔ یہاں پر نمازیں ظہر وعصر اور پھر مغرب وعشاء جمع کرکے ادا کیں۔ ۹ ر ذالحجہ کو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ہم عرفات کو روانہ ہوئے۔ عرفات میں ہم مسجد نمرہ کے قریب تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر تک لگے ہوئے عارضی ٹینٹ میں رہے۔ جو کہ راستہ کے بائیں طرف تھا۔ نماز جمعہ مسجد نمرہ میں ادا کی خطبہ عربی زبان میں مسجد کا امام دے رہا تھا۔ وہاں سے واپس آکر میں نے اپنے ٹینٹ کے قریب وقوف کیا اور مخصوص دُعاؤں کے علاوہ سب کے لئے دُعائیں کیں۔ اسی طرح اہلیہ نے بھی کیں۔ پھر کچھ آرام کرنے کے بعد ہم نے مزدلفہ کے لئے تیاری شروع کی۔ بڑی مشکل سے ہم گاڑی میں سوار ہوئے۔

اڑھائی تین کلومیٹر کا سفر تین چار گھنٹوں میں تہہ ہوا۔ ہم کو مسجد المشعر الحرام سے تقریباً آدھ کلومیٹر پہلے اُتارا گیا۔ سڑک کے ایک طرف ہم نے رات بسر کرنے کی جگہ مخصوص کی اور بڑے بڑے کنکر پتھر ایک طرف کئے اور ریت پر کھلے آسمان تلے ہم نے اپنا بوریا بچھایا۔ کیا ہی سکون اور اطمینان محسوس کرتے تھے۔ باتھ روم وضوع کے لئے گئے دس گیارہ بجے کا وقت تھا۔ عاجز نے اپنے گروپ کے ممبران کو نماز مغرب وعشاء پڑھائی۔ اس کے بعد کھانا کھایا اور پھر کنکریاں رمیٔ جمار کے لئے اکٹھی کرنے لگے۔ رات کے بارہ بج چکے تھے۔ کنکریاں جمع کرنے کے بعد ہم سو گئے۔ چار بجے رات اس عاجز نےنماز تہجد ادا کی۔ دعا کرنے کا اچھا موقعہ ملا۔ خدا کا شکر بجا لایا کہ مسجد المشعر الحرام کے قریب دُعا کر رہا ہوں۔ نماز فجر کی اذان مسجد سے ہوئی۔ میرے دوسرے ساتھی جاگ گئے سنتیں ادا کرنے کے بعد میں نے اپنے گروپ کو نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد یہاں سے ہم پیدل منٰی کے لئے چل پڑے۔ اللہ نے رہنمائی فرمائی اور ہم واپس سیدھے اپنے ٹینٹ کے پاس پہنچ گئے۔

ٹینٹ میں میرے گروپ والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھتے لیکن میں اپنی نماز آپ پڑھتا۔ ۱۰ ذالحجہ کا دن عید کا دن تھا۔ لیکن دوران حج عید کی نماز معاف ہے۔ ہم ساڑھے دس بجے رمی جمار کے لئے نکلے۔ خدا کے فضل سے میں رمی کرکے سب سے پہلے ٹینٹ تک پہنچا۔ جبکہ دوسرے ساتھی بڑی دیر بعد لوٹے۔ دس بجے قربانی ہونی تھی۔ جس کے لئے ہم نے چار چار سو ریال جمع کروائے تھے۔ لہٰذا دس بجے بعد میں نے بطور شرط بال کٹوائے اور احرام کھول دیا۔ دوسرے دن نماز فجر ادا کی اور چل پڑے۔ بہت سے حاجی پیدل جارہے تھے۔ دو گھنٹوں میں ہم مکہ شریف پہنچ گئے۔ طواف زیارت کعبہ اور سعی کے بعد ہم نے کھانا تیار کیا اور دوپہر کا کھانا کھایا۔

نماز ظہر وعصر کے بعد مکہ معظّمہ کے لئے تیاری کرنی تھی۔ سامان باندھ لیا اور پانچ بجے کے قریب ہم طریق شاہ عبد العزیز پر آئے اور گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ مکہ معظّمہ اور منٰی کے درمیان پانچ چھ کلومیٹر کا سفر تہہ کرنے میں چار پانچ گھنٹے صَرف ہوئے اور رات کے دس بجے مکہ معظّمہ پہنچے سامان برج الخیر میں چھوڑنے کے بعد ہم نے طواف خانہ کعبہ کیا اور نمازیں ادا کیں۔ اب صرف ایک حسرت دل میں تھی وہ یہ کہ کس طرح حجر اسود تک پہنچا جائے اور اس کو بوسہ دوں۔ میں نے انڈونیشین حجاج کو دیکھا وہ خانہ کعبہ کی دیوار سے لگ کر ٹھیک حجر اسود تک پہنچ جاتے تھے اور میں بھی جاکر دیوار کے ساتھ لگ کر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا اور حجر اسود تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔

اب دن تھورے رہ گئے تھے۔ ایک دو دن کچھ چیزیں خریدنے میں صَرف ہوئے۔ ۲۵ رفروری شام کو ہم نے مکہ معظّمہ سے نکلنا تھا۔ پیارے رسول کی اس بستی سے جہاں حضور ﷺ نے بچپن گذارا جوانی گذاری۔ حضرت

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ملکی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ چینور، ضلع کھمّم (آندھرا) کا مشترکہ اجتماع

چینور ضلع کھمم صوبہ آندھراپردیش میں ۱۱؍اکتوبر کو خلافت جوبلی کے سلسلہ میں اجتماع منعقد کیا گیا۔ یہ نومبائعین کی جماعت ہے جس کو قائم ہوئے صرف ۴ ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ خدام و اطعال اور ناصرت نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اجتماع نماز تہجد سے شروع ہوا جو خاکسار نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا جس میں مکرم بابر احمد صاحب معلم سلسلہ نے نماز تہجد کی اہمیت بیان کی اِس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ کھانے کے بعد تلاوت، نظم، دُعائیں احادیث اور کوئز کے علمی مقابلہ جات خاکسار کے زیر صدارت ہوئے۔ تمام خدام، اطفال و ناصرات نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ بڑی تعداد میں گاؤں کے مردوزن ان مقابلہ جات دیکھنے کے لئے آئے۔

اختتامی تقریب محترم مولوی عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم قاسم صاحب صدر جماعت چینور اور مکرم مولوی نور احمد صاحب معلم سلسلہ چندہ پور سرکل نظام باد، مکرم مولوی بابر احمد صاحب اور رفیق صاحب پالہ کورتی اور مکرم چنّا حسین بھی سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ عزیز رفیع کی تلاوت اور عزیزم کے حسین کی نظم خوانی کے بعد تقسیم انعامات ہوئے۔ محترم عبدالسلام صاحب نے اجتماعات و اجلاسات کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ اجلاس بہت کامیاب رہا۔ ۷۰ افراد کی حاضری تھی۔ لوگوں نے جماعتی پروگراموں کو دیکھ کر خوب سراہا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ (شیخ ریاض احمد معلم سلسلہ چینّور)

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کشمیر کے ۲۲ ویں سالانہ صوبائی اجتماع کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا ۲۲ واں سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳؍جولائی ۲۰۰۸ء کو آسنور میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز بعد نماز جمعہ سوا دو بجے ہوا۔ لوائے احمدیت محترم الحاج عبدالحمید صاحب ٹاک امیر زون اننت ناگ اور لوائے خدام الاحمدیہ محترم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لہرایا۔ ٹھیک اڑھائی بجے اجتماع گاہ میں افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک ہوا۔ سب سے پہلے مہمانان اور عہدیداران کی گلپوشی کی گئی۔ مکرم شاہد احمد صاحب نایک کی تلاوت کلام پاک کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ تمام احباب نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا۔ محترم الحاج عبدالرحمٰن صاحب ایتو امیر زون پلوامہ نے خلافت سے وابستگی کا عہد دہرایا۔ مکرم مُرشد احمد صاحب ڈار نے سید حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے دوران ہی اچانک تیز بارش شروع ہوئی جس کی وجہ سے اس اجلاس کی بقیہ کارروائی مسجد احمدیہ آسنور میں کرنی پڑی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم عطاء الوحید صاحب لون معتمد زون نمبر ا نے دونوں زونوں کی کارگزاری رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا۔ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب طاہر اور صدر اجلاس کے خطاب اور دعا سے افتتاحی اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ اجتماع میں خدام و اطفال کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اجتماع کے دوسرے روز رات دس بجے ایک مجلس مذاکرہ بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جشن تشکر بعنوان خلافت کی اہمیت و ضرورت ہوئی۔ اس پروگرام کو بہت پسند کیا گیا۔

۱۳؍جولائی کو اختتامی اجلاس کی کارروائی صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت مکرم شاہد احمد صاحب شاد کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ محترم صدر صاحب نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا جبکہ خلافت سے وابستگی کا عہد محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ و افسر رابطہ کشمیر نے دہرایا۔ بعدہٗ محترم بشارت احمد صاحب ڈار نائب امیر زون اننت ناگ نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ محترم عبدالقیوم صاحب ناصر صدر اجتماع کمیٹی نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم محمود احمد صاحب عارف آف شورت نے نظم پیش کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال اور حسن کارکردگی پر مجالس کو انعامات دیئے گئے۔ نماز تہجد، درس قرآن و احادیث، اجتماعی تلاوت کلام پاک، میٹنگ قائدین مجالس و ممبران زونل مجالس عاملہ، بک اسٹال وغیرہ اس اجتماع کے اہم حصے تھے۔ صوبہ بھر کی ۲۵ سے زیادہ مجالس سے ایک ہزار سے زائد خدام و اطفال و دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔

اس موقعہ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱؍جولائی بھی ایم ٹی اے کی وساطت سے دیکھا اور سنا گیا۔ (سید عبدالشکور زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون نمبر ا)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نارتھ زون (تامل ناڈو)

تامل ناڈو نارتھ زون کا پہلا سالانہ زونل اجتماع ۱۶-۱۷ اگست ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوا۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے نارتھ زون کی تمام مجالس سے بہنیں تشریف لائیں۔ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے خاکسار کی زیر صدارت مکرمہ محمودہ نعیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ خاکسار نے لجنہ و ناصرات کا عہد دہرایا۔ جبکہ مکرمہ مصدقہ آف تروچور نے نظم سنائی۔ صدارتی خطاب کے بعد صدر لجنہ اماء بھارت کی طرف سے موصولہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد مکرم کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ سینٹ تھامس ماؤنٹ نے خلافت احمدیہ اور مستورات کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جسے پردہ کی رعایت سے مستورات نے سنا۔ بعدہٗ لجنہ اماء اللہ چنئی نے قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' ترانہ کی شکل میں خوش الحانی سے سنایا اور مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر مقامی چنئی و زونل امیر تامل ناڈو نارتھ زون نے تعارفی تقریر کے بعد دعا کرائی۔ اس کے بعد علمی مقابلے ہوئے۔ نماز ظہر و عصر اور کھانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

دوسری نشست شام ساڑھے پانچ بجے مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنئی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور ترانہ کے بعد لجنہ و ناصرات کا مقابلہ تقاریر ہوا۔ بعد نماز مغرب و عشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچوں خلفاء کرام کے بارے میں ایک Documentary Film دکھائی گئی جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ مقامی زبان میں کیا گیا۔

دوسرے دن کی پہلی نشست زیر صدارت مکرمہ بشریٰ ریاض صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئمبٹور شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد لجنہ اماء اللہ کا مقابلہ تقاریر فی البدیہہ ہوا۔ نماز ظہر و عصر اور کھانے کے بعد آخری نشست و تقریب تقسیم انعامات دوپہر ۳ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ چنئی نے ''خلافت کی اطاعت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جسے بہنوں نے دوسرے Floor پر بیٹھ کر سماعت کی۔ لجنہ اماء اللہ تروچی اور ناصرات الاحمدیہ کوئمبٹور نے ترانہ سنایا۔ اس کے بعد خاکسار کے اختتامی خطاب کے بعد مقابلہ جات میں اوّل دوئم سوئم آنے والی لجنہ و ناصرات کو انعام دیئے گئے۔ نیز اس اجتماع کے موقعہ پر حسن کارکردگی کے لحاظ سے لجنہ اماء اللہ چنئی اوّل پوزیشن حاصل کرکے انعام کی حقدار قرار پائی۔ نیز لجنہ اماء اللہ کوئمبٹور دوم اور لجنہ اماء اللہ تروچور نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے نیز اس اجتماع کی کامیابی کے لئے جن بہنوں نے تعاون کیا اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (فاطمہ شیریں بشارت زونل صدر لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو)

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش کی مساعی

اللہ کے فضل سے خاکسار کو مجلس عاملہ صوبائی کے ساتھ گذشتہ ماہ سرکل نلگنڈہ کی سات مجالس کا دورہ کرنے کی توفیق ملی اور ان مجالس میں خاکسار پہلی مرتبہ گیا ہے۔ ان مجالس میں چند ایسی مجالس ہیں جو دنیاوی تعلیم سے تو آراستہ ہیں لیکن ان میں دینی تعلیم کی شدید کمی ہے۔ ان مجالس کو فعال بنانے کے پروگرام تشکیل دیئے گئے ہیں اور صوبہ آندھرا میں گذشتہ سال کی طرح امسال بھی عیدالاضحیٰ منانے کے لئے ضلع کھمم سرکل نلگنڈہ کی مجلس وینکٹا گری کا انتخاب کیا گیا یہ مجلس اُن مجالس میں سے ہے جو حال ہی میں بنی بنائی مساجد کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ملی ہے۔ اس مجالس میں عید منائی گئی اور ۱۶ بکروں کی قربانی دیکر غریب نومبائعین میں تقسیم کیا گیا۔ عیدالاضحیٰ کا یہ پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔ چند ایک مجالس کو چھوڑ کر تقریباً سارے آندھراپردیش میں تربیتی کام الحمدللہ بہتر انداز میں انجام دیئے جارہے ہیں جن میں مبلغین کرام اور معلمین کرام اور مجلس عامل صوبائی کے اراکین پیش پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر رنگ میں خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے عین مطابق کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین (تنویر احمد صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش)

تقریب آمین سرکل جالندھر و ہوشیار پور

مورخہ ۲۸؍دسمبر ۲۰۰۸ء احمدیہ مسجد جالندھر میں تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا۔ مرکز سے محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی، محترم مولوی تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے تربیت نومبائعین اور خاکسار نے شرکت کی۔ سرکل کی جماعتوں سے مکرم نذرالاسلام صاحب معلم ڈھڈہ نے ۵ طلباء، مکرم محمد اسحاق صاحب معلم ڈرولی نے تین طلباء، مکرم جاوید احمد میر ہریانہ پونگا نے ایک اور سلیم خان صاحب معلم گورایا نے تین بچوں کو آمین کے لئے تیار کیا تھا۔ ان بارہ بچوں میں سے آٹھ بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ بعد دُعا محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس موقعہ پر بچوں کے سرپرست اور معلمین، اسی طرح خدام بھی موجود تھے۔ موقعہ کی مناسبت سے احباب کو قرآن مجید سیکھنے اور معلمین کو محنت سے قرآن مجید افراد جماعت کو سکھانے کی نصیحت کی گئی اور معلمین کرام کی میٹنگ بھی ہوئی۔ مکرم سلیم احمد صاحب راجوری سرکل انچارج اور معلمین کرام نے بہت تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ (صغیر احمد طاہر دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی)

لجنہ اماء اللہ بنارس کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ بنارس کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷؍اگست ۲۰۰۸ء کو صدر صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں لجنہ و ناصرات کے تلاوت اور نظم کے مقابلے ہوئے۔ حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ آخر میں دعا کی گئی اور تمام بہنوں کی تواضع کی گئی۔ (صدر لجنہ بنارس)

بقیہ مضمون ''حج بیت اللہ کا سفر'' از صفحہ نمبر 8

خدیجۃ الکبریٰ جیسی جاں نثار اور وفا شعار بیوی کے ساتھ دن گذارے اور ظالم جابر مشرکین مکہ کے ظلم و ستم جھیلے۔ وہ شہر پھر بھی ہم کو پیارا ہے اس لئے کہ اس میں خدا کا سب سے پرانا گھر ہے اور اللہ کا رسول اس میں پیدا ہوا اس کو چھوڑنے کا وقت آن پہنچا ۲۵؍فروری شام کو ہم نے اپنا سامان پیک کرلیا تھا۔ نماز مغرب ادا کی خانہ کعبہ کا طواف کیا اور بعد نماز عشاء ہم گاڑی میں سوار ہوئے۔ ایک جگہ ہماری گاڑی رکی یہاں پر حاجیوں کو کچھ مشرب پلائے گئے اور کچھ کھانے کی چیزیں بھی دی گئیں اس کے علاوہ آب زمزم کی ایک ایک بوتل بھی دی گئی اور قرآن پاک کا ایک ایک نسخہ تحفۃً دیا گیا۔ قرآن شریف ہم نے ایک مسجد اقصیٰ اور ایک مسجد مبارک قادیان میں رکھے ہیں۔ ہماری گاڑی چل پڑی اور تین چار گھنٹوں میں ہم جدّہ شریف پہنچ گئے چیکنگ ہوئی اور ساڑھے بارہ بجے رات ہم جہاز میں بیٹھ گئے اور دوسرے دن قریباً دس بجے دن سرینگر ہوائی اڈے پر اُترے۔ ہمیں لینے کے لئے ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب اور عزیزم ظفر اللہ عزیز صاحب ایئرپورٹ پر پہنچ چکے تھے۔ ہم دعائیں کرتے ہوئے سیدھے مسجد پہنچے اور شکرانہ کی نماز دو رکعت ادا کی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے اس حج کو قبول فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

منقـــولات

اسامہ کی حمایت اور انتہا پسندی کی حمایت کرنے پر ڈاکٹر نائیک کے خلاف فتویٰ

اس کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کیا جائے، قاضی مفتی قدوی کا فتویٰ

لکھنؤ کے قاضی مفتی عبدالعرفان ندوی نے دہشت گردی پر اسامہ بن لادن کی حمایت کرنے اور نوجوانوں کو دہشت گردی کا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دینے کے خلاف پیس ٹیلی ویژن چینل کے مالک ڈاکٹر ذاکر نائک کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ جاری کئے گئے فتویٰ میں مفتی عبدالعرفان نے نہ صرف پیس ٹیلی ویژن چینل پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے بلکہ انتظامیہ سے دہشت گردی کی حمایت کرنے کے لئے ڈاکٹر نائک کو ملنے والے فنڈ کی جانچ بھی کرنے کو کہا ہے۔ مذکورہ فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر نائک کے ساتھ نہ صرف کافروں جیسا سلوک روا رکھا جائے بلکہ مسلم فرقہ سے بھی انہیں خارج کر دیا جائے۔ مذہب اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کی تشریح کے لئے مشہور ڈاکٹر ذاکر نائک اسلامک ٹیلی ویژن پیس ٹی وی پر پروگرام پیش کرتے ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے معالج ڈاکٹر نائک ایسے مسلم دانشور ہیں جو اپنی تقریروں کے ذریعہ اسلام کے تعلق سے تمام غلط فہمیوں کو دور کرتے ہیں۔ قبل ازیں ان کے خلاف دارالعلوم دیوبند کے دارالقضاء نے بھی اسی قسم کا فتویٰ جاری کیا تھا۔ مفتی عبدالعرفان نے آج یہاں یو این آئی کو بتایا کہ انہوں نے متعدد علماء اور مسلمانوں کے ذریعہ ڈاکٹر نائک کے بیان کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ان کے عقیدے پر اعتراض کیا تھا تاہم ان کے مطالبات کے بعد ہی یہ فتویٰ جاری کیا گیا ہے۔ (سرینگر ٹائمز اردو ۸ نومبر ۲۰۰۸ء)

پاکستان کی سب سے بدترین حکومت جنرل ضیاء الحق کی تھی

ایک پاکستانی مسلم صحافی کا بیان

ایک پاکستانی صحافی جن کا نام محی الدین ہے۔ وہاں کی سیاست اور صحافت میں جن کا طویل عرصہ کا تجربہ رہا ہے۔ جواب ۷۰ سال کے ہو چکے ہیں لیکن اب بھی سرگرم عمل ہیں اور جو پاکستان ٹائمز کے لئے عرصہ تک لکھتے رہے ہیں جنہوں نے ۱۹۵۵ء میں پاکستانی عوام لیگ ۱۹۵۶ء میں آزاد پارٹی کے لئے کام کیا۔ ۱۹۶۱ء میں نیشنل پارٹی میں سرگرم عمل رہے۔ ۱۹۷۳ء میں بلوچستان کے گورنر کے پولیٹیکل سیکرٹری کے عہدہ پر کام کیا۔ ۱۹۸۱ء میں Movement of Restoration of Democracy اور ۱۹۹۴ء میں Indo-Pak peoples Forum for Peace and Democracy کے ممبر اور جنرل سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔ گذشتہ کچھ سالوں سے Pakistan Institute of Labour Education and Research کے لئے کام کر رہے ہیں۔

جناب محی الدین جو پہلے کیرالہ (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں وہ پاکستان میں آباد ہو گئے اور وہاں یوپی کی فیملی کی لڑکی سے شادی کر لی اور اب وہ پاکستانی شہری ہیں اور B.M. Kutty کے نام سے صحافتی حلقوں میں جانے جاتے ہیں۔ حال ہی میں جب وہ اپنے آبائی وطن کیرالہ آئے تو ان کا انٹرویو یہاں کے بہت مشہور و معروف اور معیاری ہفت روزہ ماترا بھومی میں شائع ہوا۔ محی الدین کے انٹرویو لینے والے بھی بہت مشہور صحافی ہیں جنہوں نے صحافت کی ڈاکٹر کی ڈگری لی ہے اور آج کل کالیکٹ یونیورسٹی میں ملیالم زبان کے پروفیسر ہیں جن کا نام ایم این کاواشیری ہے۔ یہ انٹرویو کافی صفحات پر مشتمل ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے اس کے بعض اہم حصے پیش کئے جا رہے ہیں۔

انٹرویو دیتے ہوئے محی الدین صاحب نے بتایا کہ پاکستان کے تنزل اور انحطاط کا دور جنرل ضیاء الحق کی حکومت کے ساتھ شروع ہوا۔ جب انہوں نے شریعت قانون نافذ کرنے کا نام لیکر جمہوری اقدار اور انسانی حقوق کو پامال کرنے کا کام شروع کر دیا۔ اس کے لئے انہیں مذہبی ملاؤں کی تائید کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ملاؤں کی جماعت ان کے ساتھ ہو گئی۔ ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت اسلامی نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ طالبان کو فروغ دینے میں ضیاء الحق کا پورا حصہ ہے۔ افغانستان میں روس سے مقابلہ کرنے کے نام سے اور اس مدد کی آڑ میں جہادی گروپ کو خوب پنپنے کا موقعہ ملا۔ اس طرح ضیاء الحق کی حکومت کے دور میں افغانستان اور پاکستان میں وسیع پیمانہ پر مذہبی جارحیت اور ٹیررازم کو بڑھاوا ملا۔ یہ کس قدر بڑا ظلم ہے جو ہمارے ملک پر کیا گیا‘‘۔

سوال تھا کہ ذوالفقار بھٹو کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ان کا جواب تھا کہ محض مذہبی ملاؤں کو خوش کرنے کے لئے قادیانی نام سے مشہور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا کام بھٹو نے ہی کیا۔ پاکستان میں شہری حقوق کے پامال ہونے کے نتیجہ میں اگر کسی اقلیت کو سب سے زیادہ ظلم برداشت کرنا پڑا ہے تو وہ احمدی ہیں۔‘‘

(نوٹ: خدائے ذوالجلال نے ضیاء الحق کا نام ونشان مٹا دیا اور ذوالفقار علی بھٹو پر اور اس کی اولاد پر جو خدا کا قہر نازل ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ناقل)

محی الدین صاحب نے بتایا کہ ’’اب پاکستان کو محمد علی جناح کی جمہوریت سے کوئی واسطہ نہیں۔ ابوالاعلیٰ مودودی تو جناح کو قائداعظم کے بجائے ’’کافراعظم‘‘ کہا کرتے تھے۔‘‘ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ’’جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام کو کبھی بھی پاکستان میں قابل اعتناء اکثریت بھی حاصل نہیں ہوئی۔..‘‘

(مرسلہ صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرالہ)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

حُصولِ انصاف کا پُر امن طریق

الحمدللہ جماعت احمدیہ ایک صدی سے اپنے عہد پر قائم ہے کہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ پوری دنیا ہمارے موقف سے واقف ہے اور مخالفین کے پورا زور صرف کرنے کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا کوئی بھی دشمن جماعت کے بارے میں ایک بھی غیر قانونی کاروائی ثابت نہیں کر سکا ہے۔ خود ہمارے ملک عزیز بھارت میں حکومت ہمیں ایک پُر امن تنظیم کی حیثیت سے جانتی ہے۔ ہم پوری طرح یہاں کے آئین کے وفادار ہیں اور مذہبی آزادی کو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت جانتے ہیں۔

ہندوستان میں غیر احمدی بھائیوں کو تعلیم کی کمی کی وجہ سے کچھ شر پسند علماء نے ورغلایا ہوا ہے۔ دینی تعلیم کا بہتر انتظام نہیں ہے اس لئے مسلم عوام دینی معاملات میں غور نہیں کرتی۔ شدت پسند علماء اپنی تقریروں سے عوام کو مشتعل کرتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں احمدی احباب پر طرح طرح کی زیادتیاں ہوتی رہتی ہیں۔ معاشرتی بائیکاٹ اور گھروں کی توڑ پھوڑ سے بڑھ کر مار پیٹ بھی ہوتی ہے اور بعض مقامات پر جان لیوا حملے ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے کئی احباب شہید بھی کئے جا چکے ہیں۔ ہم بھارت کے پُر امن شہری ہیں جو دنگے اور فساد پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ہر طرح کے معاملے میں گفت وشنید کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس ملک کے تئیں ہم اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ملک کے آئین نے ہمیں جو حقوق دیئے ہیں ان میں ہماری مذہبی آزادی، جان ومال، عزت وآبرو نیز ہر قسم کی حفاظت کی ضمانت بھی شامل ہے۔

شر پسند علماء اپنے فتاویٰ سے شر پھیلاتے ہیں۔ معاشرتی بائیکاٹ اور مرتد کے قتل کے فتاوی بالکل غیر قانونی ہیں اور ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اس طرح کے فتاوی کے خلاف عدالتوں میں چارہ جوئی کریں۔ ہر مقام پر اس طرح کے فتاوی کے خلاف درخواست ڈال کر عدالتوں سے Stay حاصل کریں تا کہ علماء سو عدالتوں میں حاضر ہو کر اس کا جواب دیں۔ راقم یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کی پُر امن کاروائی کے بعد عوام کو مشتعل کرنے والے فتاوی پر روک لگے گی اور ایسے مفتیوں کے گندے دماغوں کا علاج ہو سکے گا۔

(تنویر احمد ملک سہارنپوری)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

یہاں جو مبلغین تیار ہوں گے وہ جرمن زبان جاننے والے بھی ہیں اور ارد گرد کے ممالک سے بھی آئیں گے۔ یہ لوگ پھر انشاء اللہ برلن کے راستے سے آگے روس جانے کے قابل بھی ہو سکتے ہیں اور ہوں گے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ آپ نے ہمسایہ ملکوں کو، روس کو اور دوسرے ملکوں کو بھی فتح کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔

(جرمنی میں جامعہ احمدیہ کے قیام کے موقع پر منعقدہ تاریخی تقریب میں پہلے سال کے طلباء سے ان کے والدین، اساتذہ و دیگر جماعتی عہدیداران کی موجودگی میں حضور انور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب۔ طلباء جامعہ کو نہایت اہم نصائح)

بیت السبوح (جرمنی) میں جامعہ احمدیہ کا آغاز۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین، واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

20؍اگست 2008ء بروز بدھ:

صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے قیام کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آرہا تھا اور جامعہ احمدیہ کے قیام کی افتتاحی تقریب تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے پانچ سال قبل اگست 2003ء میں اپنے پہلے دورۂ جرمنی کے دوران 2008ء تک جرمنی میں جامعہ احمدیہ کے قیام کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں حضور انور کی منظوری سے جامعہ کمیٹی قائم کی گئی جو مسلسل جامعہ کے قیام کے لئے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیتی رہی اور کام کرتی رہی۔

اپریل 2007ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مبلغ جرمنی کو جامعہ جرمنی کا پرنسپل مقرر فرمایا اور بعد میں کمیٹی کی ایک میٹنگ میں ہدایت دی کہ جامعہ احمدیہ پاکستان، کینیڈا، یو۔کے اور جرمنی کا معیار ایک ہی ہونا چاہئے اور اس طرح حضور انور نے جامعہ احمدیہ جرمنی کے کورس کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ وہی سلیبس ہوگا جو جامعہ احمدیہ پاکستان، کینیڈا اور یو۔کے کا ہے۔ البتہ اضافی طور پر یہاں جرمن زبان کی تدریس بھی ہوگی۔

جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے جرمنی میں مختلف مقامات پر عمارتوں اور پلاٹس کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ لیکن جرمنی کے بعض قوانین کے پیش نظر اس معاملے میں بہت دقت پیش آئی۔ الحمد للہ آج کل Riedstadt کے علاقے میں احمدیہ مسجد کے پاس جامعہ کی تعمیر کے لئے ایک پلاٹ کی خرید کا معاملہ طے پاچکا ہے تاہم ابھی کچھ قانونی معاملات طے پانے باقی ہیں۔

بیت السبوح میں جامعہ احمدیہ کا آغاز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جماعت جرمنی نے فیصلہ کیا کہ جب تک کسی الگ بلڈنگ کا انتظام نہیں ہو جاتا اس وقت تک بیت السبوح فرینکفرٹ میں ہی جامعہ کے سال اوّل کا آغاز کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی ایوان خدمت میں اپنے دفاتر کے ساتھ ملحقہ دونوں ہال اور گیلری جامعہ کے لئے خالی کردیں۔ ان دونوں ہالوں میں جامعہ کا دفتر، پرنسپل آفس، سٹاف روم اور کلاس روم قائم کیا گیا ہے اور طلباء کی اسمبلی کے لئے جگہ تیار کی گئی ہے۔ طلباء کے ہوسٹل کے لئے بیت السبوح میں موجود تین منزلہ رہائشی عمارت استعمال ہوگی۔ طلباء کی ضرورت کے لئے ایک بڑی وسیع و عریض لائبریری جامعہ میں پہلے سے ہی موجود ہے۔ اسی طرح مسجد، پروگراموں کے لئے ہال، کچن، ڈائننگ ہال، سپورٹ ہال اور پارکنگ کے لئے وسیع جگہ یہ سب کچھ بیت السبوح میں پہلے سے ہی مہیا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے 57 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد 25 طلباء کو پہلے سال میں داخلہ دیا گیا ہے۔ یہ سبھی طلباء اپنے والدین کے ہمراہ جامعہ کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔

تختی کی نقاب کشائی

جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب کے لئے پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور سب سے پہلے جامعہ کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور جامعہ کے اندر معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹاف کے دفتر، پرنسپل آفس اور سٹاف روم کا معائنہ فرمایا اور کلاس روم بھی دیکھا جو جدید طرز کے فرنیچر کے ساتھ آراستہ تھا۔ اس کلاس روم کے پچھلے حصہ میں پانچ عدد کمپیوٹر بھی رکھے گئے ہیں۔

نوٹ بک میں زرّیں ارشاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب کے دفتر میں نوٹ بک پر تحریر فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ تمام اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کو اس ادارہ میں تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ ادارہ اس نہج پر چلنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی اور وہ توقع تھی کہ اللہ کا خوف دل میں رکھنے والے، علم و معرفت حاصل کرنے والے اور عاجزی اور انکساری سے دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے علماء تیار ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی جیسا مقام رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ جرمنی کے بیرونی احاطہ میں تشریف لائے جہاں جامعہ کے پہلے سال کے نئے داخل ہونے والے طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس موقعہ پر جامعہ کمیٹی اور اساتذہ کرام نے بھی علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

افتتاحی تقریب

جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب کا انتظام مسجد سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل احمد نے پیش کی اور اس کا جرمن ترجمہ افتخار احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم کمال احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

مَیں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی یہاں جامعہ احمدیہ کے اجراء کی توفیق عطا فرمائی۔ جماعت احمدیہ کی جس طرح ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ جو کام ہمارے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا، اس کے لئے جس تعداد میں مشنریز کی، مبلغین کی ضرورت ہے، موجودہ جامعات جتنے بھی ہیں اور جو مزید کھل رہے ہیں، ان میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد کو دیکھا جائے تو ہم ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ مختلف جگہوں سے ڈیمانڈز آتی ہیں۔ لیکن ایک کوشش ہے جو خدا کے فضل سے جماعت کر رہی ہے اور اب مختلف جگہوں پر اس کا احساس پیدا ہوا ہے۔

میرا خیال تھا کہ جامعہ احمدیہ جرمنی کچھ وقفے کے بعد شروع ہوگا۔ اتنی جلدی شروع نہیں ہو سکتا۔ لیکن امیر صاحب جرمنی اس بات پہ بڑے زور سے مصر تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ اس جوبلی کے سال میں یہاں کا جامعہ شروع کیا جائے۔ پہلے انہوں نے ایک جگہ تلاش کی پھر دوسری جگہ تلاش کی بہت ساری روکیں آئیں لیکن کیونکہ وہ اس بات پر پکے تھے کہ ہم نے اس سال شروع ضرور کرنا ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے اجازت لی کہ جو یہاں بیت السبوح میں خدام الاحمدیہ کے دفاتر کے لئے جگہ دی گئی ہے وہ استعمال کر کے یہاں فی الحال جامعہ شروع کر دیا جائے اور اس دوران مزید جگہ تلاش کی جائے۔ جہاں آئندہ ضرورت کے پیش نظر کلاس رومز اور ہوسٹل وغیرہ، باقی چیزوں کی جو ضروریات ہیں وہ مہیا کی جائیں تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ارادہ کو قبول فرمایا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ یہاں شروع ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جامعہ تمام ان ضروریات کو پورا کرنے والا ہو اور اس میں سے وہ طلباء پڑھ کر نکلیں جو حقیقت میں دین کا علم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کرنے والے ہوتے ہیں اور پھر وہ اس دینی علم کو، اس روشنی کو، اس نور کو جو قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمایا اور اس زمانہ میں جس کی گہرائی اور فہم اور ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا وہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے والے ہوں۔

ہمیشہ یہ یاد رکھیں، طلباء جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن یہ ہے کہ تم دین کے علم پر غور کرو، قرآن کریم پر غور کرو۔ صرف پڑھ لینا اور طوطے کی طرح رٹ لینا اور آگے بیان کر دینا کچھ چیز نہیں ہے۔ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن یہ ہے کہ جو بھی قرآن کریم کی تعلیم ہے، جو بھی آیات ہیں اور ہر آیت کے ہر لفظ کی گہرائی میں جا کر اترو اور اس کے معانی تلاش کرو اور اپنے دینی علم کو بڑھاؤ۔ اس لئے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ جامعہ میں رہتے ہوئے آپ نے پوری توجہ اپنی تعلیم کی طرف دینی ہے۔ جو بھی علم آپ کو پڑھایا جائے اس کو سمجھنا ہے اور اس لئے سمجھنا ہے کہ ہم نے اس کو اپنی زندگیوں میں بھی لاگو کرنا ہے اور اس کو آگے پھیلانا بھی ہے۔ صرف امتحان پاس کرنے کے لئے نہیں سمجھنا کہ رٹّا مار کے امتحان دے دیا اور ختم ہو گیا قصہ۔ اس لئے شروع سے ہی قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت ڈالیں، ترجمہ سیکھیں، تفسیر پڑھیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر بڑی گہری اور وسیع تفسیر ہے اس کو پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو مختلف آیات کی تفسیر ہے، وضاحتیں ہیں، تشریحات ہیں ان کو پڑھیں جو اردو پڑھ سکتے ہیں اور جو نہیں پڑھ سکتے وہ ایک وقت نکالیں، اپنے ساتھیوں سے سنیں، کچھ کا انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہے جن کو انگلش پڑھنی آتی ہے وہ اس میں پڑھیں۔ کچھ شاید جرمن زبان میں بھی مختلف اقتباسات ہوں ان کو پڑھیں، تو بہرحال پہلے دن سے آپ کی توجہ قرآن کریم کی تعلیم پر ہونی چاہئے۔ آج کل کیونکہ مَیں ذاتی طور پر تمام جامعات کے نتائج اور طلباء اور ان کی جو باقی Activities ہیں ان کو دیکھ رہا ہوں۔ تو جو بات سامنے آرہی ہے اکثر لڑکے ابتدائی کلاسوں میں بھی ترجمہ قرآن میں پاس نہیں ہو رہے یا اتنے نمبر نہیں لیتے جتنے Required نمبر ہوتے ہیں پاس ہونے کے لئے۔ اس لئے ترجمہ کی طرف آپ لوگ پہلے دن سے خاص طور پر توجہ دیں کیونکہ اس کے بغیر قرآن کریم کے بغیر تو آپ آگے چل ہی نہیں سکتے۔ اور پھر جب یہ علم حاصل کرلیں پھر اس میں جو ترجمہ آپ کو آئے اور اس میں پکے ہو جائیں تو پھر اس کی تفسیر دیکھیں۔ پھر خود غور کریں کہ کیا کیا معنی اس کے نکل سکتے ہیں تو جب تک یہ غور کرنے کی عادت نہیں پیدا ہوگی نہ آپ کو ترجمہ صحیح طرح آسکے گا نہ اس کی تفسیر کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں جن کا ذکر ہے تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تا کہ آگے دین کو پھیلائیں آپ نے پیش کیا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ میں وہ صلاحیت ہے کہ آپ دین کا علم سیکھ سکتے ہیں کیونکہ جو اللہ تعالیٰ

نے یہ فرمایا کہ تمہارے گروہ میں سے، ہر قبیلے میں سے کچھ لوگ پیش کریں تو اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے اور تھا کہ ہر شخص اس گہرائی سے دینی علم حاصل نہیں کرسکتا اس لئے کچھ لوگ آئیں، دینی علم حاصل کریں۔ ایک تو ذہنی صلاحیتیں وہ نہیں ہوتیں، دوسرے حالات وہ نہیں ہوتے ہر ایک کے، تو آپ لوگوں کو جن میں سے بہت سارے واقفین نو ہیں آپ کے ماں باپ نے دین کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ آپ نے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ کر اس کی توثیق اور تصدیق کردی کہ ہم اپنے آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے پیش کریں گے اور کرتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس علم کو سیکھیں اور باقی تمام ترجیحات اور توجہات سے نظر پھیرلیں اور صرف اور صرف اپنی Concentration اور توجہ اگر ہو تو جامعہ کی تعلیم کی طرف، دین کے علم کی طرف، قرآن کریم پڑھنے کی طرف، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کی طرف، اس کے علاوہ کوئی آپ کا اور مقصد پیش نظر نہیں ہونا چاہئے۔ اس چیز کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

جامعہ کی تعلیم جو ہے اس کو یہ نہ سمجھیں کہ ایک معمولی تعلیم ہے۔ بہت محنت کا کام ہے اور جو مارکس (Marks) رکھے گئے ہیں وہ بھی اچھی خاصی Percentage ہے۔ اس لئے وہ بہر حال حاصل کرنے ضروری ہیں اور اب گزشتہ دو تین سال سے کینیڈا، یو۔کے اور اب یہاں کے جامعہ کا بھی جو فائنل رزلٹ ہے، جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو میرے پاس آتا ہے۔ اس کے بعد مَیں دیکھوں گا کہ آپ کی گزشتہ سال کی ساری Percentage کہ ہر ٹرم میں کتنے کتنے نمبر لئے، باقی رپورٹس کیا ہیں، اس کے بعد آپ کی اگلی کلاس میں پروموشن (Promotion) ہوگی۔ یہ نہ سمجھیں کہ جامعہ کی انتظامیہ نے آپ کو پاس کردیا تو آپ پاس ہوگئے۔ فائنل Approval پھر میرے پاس آئے گی اور اب یوکے کا جامعہ بھی ہے۔ باوجود بار بار توجہ دلانے کے بعض لڑکے ایسے ہیں جو اپنی جگہ سے ہلتے ہی نہیں۔ کچھ فیل بھی ہوئے ہیں اور اگر ایک سال اور فیل ہوئے تو جامعہ سے فارغ کردیئے جائیں گے۔

اسی طرح ربوہ کے جامعہ میں بھی آخری کلاسوں میں توجہ دینی شروع کی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی بہتری کی صورتحال ہوگی۔ اس لئے بہت محنت کریں اور ہر ٹرم میں پاس ہونا ضروری ہے اور ہر مضمون میں پاس ہونا ضروری ہے اور اس کے علاوہ آپ کا جو روزانہ کا رویہ ہے اخلاقی حالت کا۔ اس کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ یہ نہیں کہ جامعہ میں داخل ہوگئے۔ اب جماعت کو بڑی مجبوری ہے۔ ضرورت پڑ گئی ہے اس لئے ضرور آپ کو جامعہ میں رکھنا ہے اور آخر تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ضروریات پوری کرے گا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ واقفین نو آرہے ہیں۔ اس لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ آپ لوگ جو ابتدائی طلباء ہیں، پہلی کلاس ہے۔ Poineer ہیں اس جامعہ کے، آپ لوگوں کو اپنے نمونے اور مثالیں قائم کرنی ہوں گی۔ کیونکہ جو مثالیں آپ قائم کر جائیں گے وہی پھر پیچھے آنے والے آپ کو Follow کریں گے۔ اس لئے محنت، اعلیٰ اخلاق اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ انتظامیہ سے تعاون اور اپنی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعہ کے بارے میں چند دن ہوئے۔ میر محمود احمد صاحب نے اپنی اہلیہ کی خواب لکھی جو حضرت مصلح موعودؓ کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک جہاز ہے اس میں حضرت مصلح موعود کے ساتھ وہ بیٹھی ہوئی ہیں اور جہاز اڑ رہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ ہے اور جہاز اڑتا چلا جارہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ چلتا جارہا ہے۔ ختم نہیں ہورہا۔ تو اس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے۔ جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیش نظر ہوسکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں۔ امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں تو یہ تو کھلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ لیکن آپ لوگ جن کو اب اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے اس طرف توجہ رکھیں۔

میری اس طرف توجہ ہوئی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ برلن (Berlin) میں مسجد تعمیر کی جائے اور وہ خواہش اللہ تعالیٰ نے اس سال پوری کردی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کی تعمیر کے ساتھ ہمیں یہ امید ہے کہ روس کے جو ممالک ہیں یا روس ہے اس طرف ہماری تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور اس سال اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ برلن کی مسجد کا بھی افتتاح ہوگا اور اس سال اللہ تعالیٰ آپ کو جرمنی کی جماعت کو یہ توفیق بھی دے رہا ہے کہ یہاں جامعہ کا اجراء بھی ہو رہا ہے اور یہ مبلغین جو تیار ہوں گے یہ جرمن زبان جاننے والے بھی ہیں اور اردگرد کے ممالک سے بھی آئیں گے اور بعض اور ممالک کی زبانیں جاننے والے بھی۔ تو یہ لوگ پھر انشاء اللہ تعالیٰ برلن کے راستے سے آگے روس جانے کے قابل بھی ہوسکتے ہیں اور ہوں گے۔ تو اس لحاظ سے بھی آپ کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ آپ نے ہمسایہ ملکوں کو، روس کو اور دوسرے ملکوں کو بھی فتح کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ اس لحاظ سے خاص کوشش سے اس طرف توجہ کریں۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ توارد ہے کہ مسجد کا بھی افتتاح ہوگا اس سال انشاء اللہ تعالیٰ۔ جامعہ کا بھی افتتاح ہوگیا۔ مبلغین تیار ہوں گے جو انشاء اللہ تعالیٰ یورپ میں اور روس کے ممالک میں پھیلنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور حقیقت میں وہ مقام حاصل کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامعہ کو شروع کرنے کا اعلان فرمایا تھا اور وہ تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ کو فکر پیدا ہوئی تھی کہ علمائے سلسلہ جو ہیں وفات پا رہے ہیں تبلیغ کے لئے اور دینی تربیت کے لئے ہمیں اور مبلغین اور افراد چاہئیں۔ وہ ابتداء ہوئی، مدرسہ کھلا پھر آگے اس نے ترقی کی اور جامعہ بنا تو یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ان صحابہؓ کے نمونے اپنانے کی کوشش کرنی ہے جنہوں نے دین کے لئے ہر قربانی کی۔ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اپنے اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف توجہ ہوگی، دنیاداری سے دور رہنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر یہ عادتیں جو پکی ہو جائیں گی تو پھر جب میدان عمل میں جائیں گے وہاں جاکر پھر آپ خالصۃً اللہ کے ہو کر اس کے دین کی خدمت کرنے والے بن سکیں گے۔ آپ کی تمام خواہشات، نفسانی خواہشات نہیں ہوں گی بلکہ اللہ کی مرضی کے تابع ہوں گی اور ان کو اللہ کی مرضی کے تابع بنانے کے لئے آپ کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا۔ اس لئے پہلے دن سے دعا کی عادت ڈالیں۔ نمازوں میں دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ نوافل کی عادت ڈالیں۔

آپ میں سے بہت سارے لڑکے ایسے ہیں جو اس عمر کے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے بھی Relaxation دی گئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ 20 سال سے 22 سال سے زائد عمر کے بھی بعض لڑکے ہیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا تو پرنسپل صاحب نے بتایا کہ جی حضور اس عمر کے ہیں)

حضور انور نے فرمایا تو اس لئے یہ کوئی بات نہیں کہ ہم چھوٹی عمر کے ہیں۔ ہماری آنکھ نہیں کھلتی۔ ابھی سے عادت ڈالیں۔ جب آپ نے اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کیا ہے۔ دین سیکھنے کے لئے وقف کیا ہے، تو پھر وہ طریقے اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں اور سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ وہ آپ کے ذہنوں کو جلا بخشے۔ آپ کو آگے ترقی کی طرف لے جانے والا بھی بنائے اور پھر خالصۃً اس کے دین کی خدمت کرنے والے بھی بنیں۔ اس لئے نمازوں کے ساتھ نوافل کی طرف بھی توجہ دیں اور یہ دعائیں ہی ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ جو آپ کی اس تعلیم کے عرصے کے دوران بھی اور میدان عمل میں بھی کام آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اب دعا کرلیں''۔

حضور انور کا یہ خطاب گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی۔ اس افتتاحی تقریب کے آخر پر چائے وغیرہ اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور طلباء جامعہ، ان کے والدین اور مہمانوں کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 54 فیملیز کے 245 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی ان ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی فرینکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ پاکستان، کینیڈا، کویت، آسٹریا اور ملک چیک ریپبلک سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے بیت السبوح فرینکفرٹ میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ تقریب آمین میں 43 بچے اور 35 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہر ایک سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ تین بجکر بیس منٹ پر تقریب آمین ختم ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج شام پروگرام کے مطابق مسجد سے ملحقہ ہال میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز کا پروگرام تھا۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو بچوں کی کلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ کلاس میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد آٹھ صد سے زائد تھی۔ آٹھ سال سے لے کر پندرہ سال کی عمر سے زائد کے بچے اس کلاس میں شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عمر محمود مرزا نے پیش کی۔ جس کا اردو ترجمہ عزیزم افتخار احمد صاحب اور جرمن ترجمہ عزیزم حسنات احمد نے پیش کیا جس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا منظوم کلام

دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا میں
لیکن میں جان و دل سے اس یار کا رہوں گا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے جامعہ میں جانے والے کتنے ہیں فرمایا میرے سامنے جو بیٹھے ہیں ان میں کتنے ہیں جو جامعہ میں جانے والے ہیں۔ اس پر بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا اب جامعہ میں جانے والے وہ بچے اپنے ہاتھ کھڑے کریں جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں۔ اس پر بھی کافی تعداد میں بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے ہر ایک کو پتہ ہے کہ وقف نو کیا چیز ہے؟

ایک بچے نے کھڑے ہو کر بتایا کہ وقف نو یہ ہے کہ جماعت کی خدمت کی جائے اور جو بھی جماعت کہے وہ کیا جائے۔ حضور انور نے اس بچے سے دریافت فرمایا کہ کیا بننے کا ارادہ ہے؟ جس پر بچے نے بتایا کہ جامعہ جانا ہے۔

حضور انور نے واقفین نو بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ واقفین نو بچے یاد رکھیں کہ وہ چاہے جامعہ میں جارہے ہوں یا ڈاکٹر یا انجینئر یا ٹیچر یا وکیل یا کسی اور لائن میں جانا چاہتے ہوں جب بھی اپنی تعلیم مکمل کریں آپ نے جماعت کو اطلاع دینی ہے۔ جو جامعہ میں ہوں گے ان کا تو پہلے ہی علم ہوگا۔ باقی سب نے اپنی پڑھائی سے فارغ ہو کر بتانا ہے کہ ہم نے اپنی تعلیم مکمل کرلی ہے اور اپنی پڑھائی سے فارغ ہوگئے ہیں۔ ہمیں جماعت جہاں بھجوانا چاہتی ہے بھجوا دے۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو کسی ریسرچ فیلڈ میں جانا چاہتے ہوں گے۔ وہ اپنی ماسٹر کی ڈگری کرنے کے بعد ریسرچ میں جانا چاہتے ہوں گے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کو اطلاع دیں کہ ہم نے ریسرچ میں جانا ہے۔ جماعت کو اطلاع دے کر اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا وقف کرنے کے بعد آپ نے صرف اور صرف جماعت کی خدمت کرنی ہے نہ کسی اور لائن میں جانا ہے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کے والدین نے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔

حضور انور نے 15 سال سے زائد عمر کے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جنہوں نے وقف فارم پُر کردیئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر اس عمر کے تقریباً سب بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے جو جامعہ میں نہیں جارہے اپنے آپ کو پڑھائی کے بعد وقف کے لئے پیش کرنا ہے۔ جماعت جہاں چاہے آپ کو بھجوا دے۔ افریقہ میں بھجوائے، ایشیا کے کسی ملک میں بھجوائے، امریکہ کے ممالک میں بھجوائے یا جزائر میں بھجوائے۔ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ واقف زندگی ہیں۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد آپ نے اپنا کوئی کام نہیں کرنا۔ جہاں جماعت نے آپ کو لگانا ہے وہاں جانا ہے اور ایک واقف زندگی کے طور پر کام کرنا ہے اور کوئی ڈیمانڈ، کوئی مطالبہ نہیں کرنا۔ جہاں رہنے کے لئے کہا جائے، جنگل میں، Bush میں رہنا پڑے تو رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غانا میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک علاقے میں قریباً ایک سال میں اکیلا رہا ہوں، عید پر بھی کل تین فرد ہوتے تھے۔ مَیں اور میری فیملی اور ایک معلم دوسرے علاقے سے آجاتے تھے۔ پانی اور بجلی کی کوئی سہولت نہیں تھی۔ ہمارے پاس ایک کیروسین لیمپ تھا اور کنویں سے بالٹی ڈال کر پانی نکال لیتے تھے۔ سہولیات نہیں تھیں۔ اسی علاقہ میں کیتھولک پادری کے پاس ساری سہولتیں تھیں، جنریٹر تھا اور سفر کے لئے موٹر سائیکل تھا۔ سب سہولیات تھیں، وہ پادری اپنے موٹر سائیکل پر نکل جاتا اور کئی کئی دن نظر نہیں آتا تھا۔ اس سے پوچھا کہاں جاتے ہو تو اس نے بتایا کہ جنگل میں ایک گاؤں ہے دس ہزار کی آبادی کا ان کی اپنی زبان ہے اور مَیں وہاں ان کی زبان سیکھنے جاتا ہوں۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ زبان اس لئے سیکھ رہا ہوں کہ زبان سیکھ کر بائبل کا ترجمہ کرنا ہے۔ تو اب دیکھیں اس چھوٹی سی آبادی میں عیسائی جاتے ہیں اور وہاں قیام کرتے ہیں۔ مچھر کاٹتے ہیں اور وہاں سڑک نہیں ہے۔ جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ ایک چھوٹا سا ٹریک ہے جہاں موٹر سائیکل چل سکتا ہے تو ان حالات میں وہ لوگ اس قدر محنت کررہے ہیں۔

ہمارے مبلغین جس علاقے میں رہ رہے ہیں وہاں ہی

تبلیغ کرر ہے ہیں اس لئے کہ ان کی تعداد کم ہے۔ جب آپ مبلغ بنیں گے تو آپ کو ایسے Remote علاقوں میں بھجوایا جاسکتا ہے۔ وہاں جا کر مٹی کے کچے گھروں میں رہیں گے اور خدمت کریں گے اور زبان سیکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا Remote علاقوں میں لوکل معلمین جاتے ہیں۔ عیسائی مشنریز جنگل میں رہنے والوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک وقت آنا ہے کہ ان سب نے احمدیت میں آجانا ہے۔ کوشش کریں گے تو کام ہوگا اور یہ لوگ احمدیت میں آئیں گے۔ گھروں میں بیٹھ رہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوشش سے پھل ملتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو ڈاکٹر بنیں گے ان کو ہمارے ہسپتالوں میں جو Remote ایریا ہیں، جنگلوں میں ہے بھجوایا جاسکتا ہے چھوٹے چھوٹے علاقوں میں، دیہات میں ہمارے سکول بھی ہیں جو ٹیچر بنیں گے ان کو وہاں بھجوایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو انجینئرز بنیں گے وہ دور دراز علاقوں میں جا کر وہاں کی مساجد اور وہاں جو عمارات بن رہی ہیں وہاں انہیں کام کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے تحت ہمارے انجینئرز جو کہ باقاعدہ واقف زندگی نہیں ہیں وہ وقف عارضی کرتے ہیں، دو دو تین تین ہفتوں کے لئے وقف کرتے ہیں اور افریقہ کے ممالک میں جاتے ہیں وہاں جا کر انہوں نے سولر انرجی اور ونڈمل (Wind Mill) کے تجربے کئے۔ وہاں دور دراز کے علاقوں میں پہنچے، وہاں کے سفر کئے اور وہاں جا کر کام کیا۔ ان کو مچھروں نے کاٹا، ملیریا بخار ہوا لیکن انہوں نے کام کیا، مساجد، مشن ہاؤسز اور ہسپتالوں کو روشنی مہیا کی۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے جو وقف نو ہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی وقف میں پیش کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ تیاری کریں کہ آپ نے اپنی زندگی وقف کر کے کام کرنا ہے۔ اس لحاظ سے جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں اور ان کی سوچیں میچور (Mature) ہو چکی ہیں اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت کو پیش کرنا ہے اس لحاظ سے واقفین نو کو دوسروں سے تھوڑا سا مختلف ہونا چاہئے۔ نمازوں کے پابند ہوں، پانچوں نمازیں پڑھنے والے ہوں۔ کوئی ایسا نہ ہو جو پانچوں نمازیں نہ پڑھتا ہو۔ رات کو نفل پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنی چاہئے۔ کام پر جانے سے پہلے، سکول، کالج، یونیورسٹی جانے سے پہلے تلاوت کیا کریں۔ پھر قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کریں، اس کی ٹرانسلیشن پڑھیں۔ پھر کوئی دینی کتاب مطالعہ میں رکھیں۔ چاہے روزانہ ایک صفحہ پڑھیں، روزانہ مطالعہ کریں۔ آپ کا علم بڑھے گا۔ تقریر میں بھی کام آئے گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی سوال ہے تو کرلیں۔ ایک واقف نو نے بتایا کہ مجھے تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ دو بیعتیں کروائی ہیں۔ ایک تیسری بیعت بھی تیار ہے جو زیر تبلیغ ہے اور اس وقت رشین زبان سیکھ رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے آپ کو رشیا بھجوا دیں گے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا مَیں سکول میں تبلیغ کرسکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنے کا حکم ہے۔ اگر تبلیغ کرتے ہو اور سکول والے روکتے ہیں تو پھر اپنی پڑھائی کرو اور حکمت کے ساتھ ان کو صرف یہ بتا دو کہ مَیں احمدی ہوں۔ آنے والے مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے مانا ہے اور دوسرے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتیں بتاؤ۔ حضور انور نے اس بچے کو فرمایا اگر تمہارا اپنا کریکٹر اچھا ہے شریف ہو، گالی نہیں دیتے، سکول میں نماز پڑھتے ہو تو لوگ خود تم سے متاثر ہوں گے اور تبلیغ کا موقع مل جائے گا۔ حکمت کے ساتھ تبلیغ کا حکم ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ سکول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بات کرتے ہیں کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: جو یہ کہتے ہیں ان سے پوچھیں کہ آپ عیسیٰ کو بھی خدا کہتے ہیں۔ اور ایک دوسرا خدا ہے تو دو خدا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ باپ کی بات مانیں یا بیٹے کی بات مانیں۔ بڑے خدا کی بات مانیں یا چھوٹے خدا کی بات مانیں۔ اس طرح تو لڑائی ہو جائے گی۔

ایک طالب علم نے کہا کہ مَیں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ضرور بنیں جماعت کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔

ایک طالب علم نے کہا مجھے میڈیا میں گرافکس میں دلچسپی ہے اور زبان سیکھنے میں بھی دلچسپی ہے۔ فرمایا زبان میں بھی دلچسپی ہے تو پھر زبان کرو، گرافکس رہنے دو۔

ایک طالب علم کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ جنرل سرجری میں دلچسپی ہے تو وہ کرو لیکن پہلے میڈیکل میں داخلہ تو لو۔

ایک طالب علم کے سوال پر کہ مبلغ بننے کے لئے کون کون سی زبانیں ضروری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مبلغ بننے کے لئے اردو اور عربی سیکھو۔

ایک طالب علم نے کہا کہ مجھے Law اور میڈیسن میں داخلہ ملا ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میڈیسن کرلو۔

ایک طالب علم کے سوال پر کہ مَیں نے فرنچ زبان سیکھنی ہے اور سیکھ رہا ہوں۔ ٹیچر بننے کا ارادہ ہے حضور نے فرمایا ہمیں فرنچ سپیکنگ ممالک کے لئے بھی ٹیچر چاہئیں۔

ایک بچے کے سوال پر کہ کیا جماعتی عہدیدار کے لئے داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہدیدار کے لئے ضروری ہے کہ اس کا نمونہ اچھا ہو، اس کا دل صاف ہونا چاہئے، سب کے ساتھ سچا ہونا چاہئے، کسی کے ساتھ غصہ سے بات نہیں کرنی چاہئے تا کہ دوسرے لوگ نرمی کی وجہ سے قریب آئیں۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ غصہ نہیں کرنا ورنہ لوگ دوڑیں گے۔ حضور انور نے فرمایا عہدیدار میں سب نیکیاں ہونی چاہئیں۔ اس کا لباس مناسب ہو۔ بات چیت کا انداز صحیح ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو، دعائیں کرنے والا ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہو۔ نفل پڑھنے والا ہو۔ ہر لحاظ سے مثالی ہو۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس آٹھ بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور انور نے بچوں سے فرمایا کہ ہال سے باہر جاتے ہوئے اپنا اپنا تحفہ لیتے جائیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

سوا آٹھ بجے اسی ہال میں واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عتیقہ نے پیش کی۔ اس کا اردو ترجمہ نائلہ صدف اور جرمن ترجمہ عزیزہ حمیرا احمید نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ کاشفہ اور طاہرہ نے صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کا کلام

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت ہمیں تا قیامت ملے گی

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ پندرہ سال سے اوپر کی کون سی بچیاں ہیں۔ اس پر پندرہ سال سے اوپر کی بچیوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا کون مجھے بتائے گا کہ وقف نو کیا چیز ہے۔ اس پر ایک بچی نے بتایا کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو جماعت کے لئے خدمت کے لئے پیش کر دینا۔

حضور انور نے فرمایا لڑکوں سے جو مَیں باتیں کر رہا تھا کیا وہ آپ کو پہنچ رہی تھیں۔ دوسرے ہال میں بیٹھی آپ سن رہی تھیں۔ تبھی تم نے جواب دے دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اور لڑکیوں کے لئے یہ بھی ہے کہ جامعہ میں تو تم جا نہیں سکتی۔ جب پڑھائی مکمل کرو گی تو اس کے بعد کچھ کو جماعت کہہ سکتی ہے۔ مثلاً ٹیچرز ہیں۔ ڈاکٹرز ہیں، بعض انجینئرز ہیں یا بعض اور لینگوئجز میں جو ایکسپرٹ ہوں گی کہ جماعت کا کام کرو۔ بہت ساری ایسی لڑکیاں ہوں گی جو پڑھائی تو مکمل کرلیں گی لیکن جماعت براہ راست ان سے کوئی کام نہیں لے سکتی تو ان کا کام یہ ہے کہ جو بھی ان کا ماحول ہے، ارد گرد جو لوگ ہیں اپنی شادیاں ہو جائیں تو اپنا محلّہ یا جس علاقے میں رہتے ہیں اس میں اپنا نمونہ ایسا دکھائیں جو جماعت کی، اپنوں کے لئے تربیت کی وجہ بن سکے اور دوسروں کے لئے جماعت کی تبلیغ کا باعث بنے۔ اس کے لئے تیاری کرنی ہوگی۔

پہلی تیاری کیا ہے؟ ہر واقفہ نو جو ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح ہوگا؟ جب نمازوں کی طرف توجہ ہوگی، جب دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔ جب قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ نے جو مختلف حکم دیئے ہیں قرآن کریم میں، ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ تب تم لوگ کہلا سکتی ہو کہ صحیح واقفہ نو ہو اور ایک صحیح مومنہ عورت ہو یا لڑکی ہو تو اس طرف توجہ رکھو۔ اپنی پڑھائی کے دوران بھی نمازوں کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ نفل پڑھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے جیسا کہ لڑکوں کو بھی مَیں نے کہا تھا۔ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے حکم ہیں قرآن کریم میں ان کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا سورۃ نور میں ہم پڑھتے ہیں۔ خلافت کی آیت ہے۔ خلافت سے ہم تعلق رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے خلافت میں جاری رکھوں گا۔ تمہیں تمکنت دوں گا۔ مطلب یہ ہے کہ تمہیں مضبوطی دوں گا۔ جماعت کی حیثیت سے ایک مضبوط حقیقت ہوگی تمہاری، ایک جماعت کی حیثیت سے ایک انفرادی طور پر تمہاری مضبوط حیثیت ہوگی اور مضبوط حیثیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود کسی کو خیال آسکتا ہے کہ احمدی بہت ساری ایسی ہیں جن کو نقصان پہنچتا ہے، لوگ دشمن جو ہیں، مخالفین جو ہیں وہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پاکستان میں یا بعض دوسری جگہوں میں احمدی شہید بھی ہوتے ہیں۔ کئی احمدی عورتیں، لڑکیاں ہیں جو شہید ہوئیں تو مضبوطی کیا ہوئی؟ مضبوطی ہے کہ مخالفت کے باوجود ایک تو یہ ہے کہ تم لوگ ایمان میں مضبوط ہوتے ہو۔ تمہیں کوئی کہے بھی کہ احمدیت چھوڑ دو، تم لوگ کہو کہ نہیں ہم مر سکتے ہیں کٹ سکتے ہیں لیکن احمدیت نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم مر سکتے ہیں کٹ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو حکم دیئے ہیں قرآن کریم میں وہ نہیں چھوڑ سکتے۔

حضور انور نے فرمایا اسی سورۃ میں پردے کا بھی حکم ہے۔ سچ بولو، ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ، نیک باتیں کرو، نمازیں پڑھو، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو، سارے حکم آجاتے ہیں۔ ان سارے حکموں پر جو بڑی لڑکیاں ہوگئی ہیں اب چودہ پندرہ سال کی اور اس سے اوپر، عقل والی لڑکیاں، عقل والی عمر ہے یہ، ہر ایک سوچ سکتی ہے اچھا کیا ہے؟ برا کیا ہے؟ تو قرآن کریم میں سے نکالو کہ کیا کیا حکم ملے ہوئے ہیں اور ہم نے کس طرح عمل کرنا ہے۔ اللہ میاں نے ایک حکم دیا ہے کہ لغویات سے بچو، لغو کیا چیزیں ہیں، لڑائی جھگڑا کرنا لغویات میں ہے، فضول باتیں، بیٹھے گپیں مارنا، وقت ضائع کرنا، لغویات میں سے ہے۔ پڑھائی کا وقت ہے تو پڑھائی نہ کرنا اور اس وقت بیٹھ کر ڈرامے اور فلمیں دیکھنا ٹی وی پر یہ لغویات میں سے ہے۔ اگر کوئی بھی ایسی بیہودہ فلم یا ڈرامہ آرہا ہو جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ وہ سب لغویات ہیں۔ کسی سے لڑنا جھگڑنا سب لغویات ہیں۔ مثلاً آجکل بظاہر بعض ڈرامے ننگے نہیں ہوتے جس میں کھلی ہوئی بے حیائی یا ننگ نہیں ہوتا، انڈین ڈرامے ہیں، انڈین فلمیں ہیں یا پاکستانی ہیں پاکستان میں تو نہیں لیکن انڈین میں ہیں تم دیکھو گی کہ انڈین گھروں میں کسی ہندو گھر میں بھی جاؤ تو وہاں چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھی ہوتی ہیں۔ دیو، دیویاں بنائی ہوتی ہیں تو ان کی پوجا کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ ہماری دیوی ہے فلاں، فلاں اور ہر دیوی کے پاس جاتے ہیں اور جو مورتیاں بت بنائے ہوتے ہیں ان کو یوں جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اس سے لاشعوری طور پر سوچ کے نہیں بغیر سوچے خیال ایک کانشس میں چلا جاتا ہے کہ یہ چیز بڑی اچھی لگی ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی گھروں نے اپنے ڈرائنگ روم میں وہ مورتیاں لا کر سجالی ہیں کہ ہم عبادت تو نہیں کرتے ہمیں ویسے اچھی لگی تھی، ہم نے سجالی۔ اب اچھی لگی اور سجالی اور گھر کی عورتیں اور لڑکیاں اس میں زیادہ کردار ادا کرتی ہیں۔ اچھی لگ کے سجالی، پہلا قدم تو یہی ہے کہ مورتی سجالی۔ اگلا قدم یہ ہوگا کہ کبھی کسی مشکل میں پڑیں گی تو ہندو دوست کہے گی دیکھو ہم نے اپنے مورتی سے مانگا تھا تو ہمارا کام ہو گیا۔ تو اگلا قدم یہ ہوگا کہ عورت بجائے یہ کہ سجدہ کرے اللہ میاں سے نماز میں دعا کرے وہ مورتی کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح برائیاں پھیلتی ہیں۔ اس لئے لغویات سے پہلے ہی بچو۔ ان کو گھر میں آنے ہی نہ دو۔ یہی چیزیں ہیں جو برائیاں پیدا کرتی ہیں۔ چھوٹی برائیاں ہوتی ہیں۔ پھر بڑی برائیاں بنتی چلی جاتی ہیں۔ ہر چمکتی ہوئی چیز جو نظر آتی ہے وہ سونا نہیں ہوتی۔ (انگریزی میں بھی محاورہ ہے جرمن میں بھی محاورہ ہوگا) اس لئے 15 سال 14 سال کی لڑکیاں جو ہیں جو ہوش و حواس میں ہوتی ہیں ہر چیز کو اچھا نہ سمجھا کریں۔

انٹرنیٹ پر مثلاً بیٹھ جاتی ہیں۔ ایک چیز دعوت الی اللہ ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ ہم بڑا اچھا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ دعوت الی اللہ کر کے۔ لیکن اگر وہ دعوت الی اللہ لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو بڑی اچھی چیز ہے۔ وہی دعوت الی اللہ جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے تبلیغ سے پھر مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں لڑکیاں۔

حضور انور نے فرمایا ایک وقف نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے۔ اس کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس نے اپنے آپ کو ان ساری برائیوں سے، لغویات سے بچا کے رکھنا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔ آج جس طرح تم لوگ سر ڈھانک کے بیٹھی ہوئی ہو یہ دوغلی نہیں ہونی چاہئے، منافقت نہیں ہونی چاہئے۔ باہر جاؤ، بازار میں جاؤ، شاپنگ کرنے جاؤ، سیر کرنے جاؤ جو بڑی لڑکیاں ہوگئی ہیں تب بھی ان کے سر پہ سکارف، حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔ تم لوگ ایک کریم (Cream) ہو جماعت کی بچیوں کی اس لئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو، تمہارا ایک اپنا سٹیٹس (Status) ہے اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی بچی کا اپنا ایک تقدس ہے۔ ایک Sanctity ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن وقف نو بچی جو ہے اس کو سب سے زیادہ اپنا خیال رکھنا چاہئے۔ کوئی ایسی حرکت نہ ہو اس سے جو خاندان کی، اپنی یا جماعت کی بدنامی کا باعث بن جائے۔ یہ چیزیں ہمیشہ سامنے رکھو۔ قرآن کریم پڑھو۔ غور سے پڑھو گی تو سارے حکم بھی مل جائیں گے بیچ میں سے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یونہی ہم پہ پابندیاں لگا دیتا ہے نظام۔ جماعت پابندیاں لگا دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔ غور سے دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ساری باتیں کہی ہوئی ہیں۔ کوئی ایسی بات خلیفہ وقت یا جماعت نہیں کہتی یا خلیفہ وقت کے ذریعہ سے جماعت کی طرف سے آرڈر نہیں آتا جس کا قرآن کریم میں ذکر نہ ہو۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں، یہاں جو تلاوت کی، اس سے پہلے لڑکوں نے کی تھی اس

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ رپورٹ حضرت امیر المومنین کا دورہ ہندوستان از صفحہ اوّل

(6) بعدازاں لجنہ کیرالہ کی مختلف عہدیداران نے اپنی غیر معمولی کارکردگی پر سندات خوشنودی اور ایوارڈز حاصل کئے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

طاہرہ بیگم صاحبہ، جویریہ گوہر صاحبہ، وحیدہ سلیم صاحبہ، صدیقہ سیّد صاحبہ، زبیدہ صدیق صاحبہ، مبارکہ صاحبہ، ممتاز ظفر اللہ صاحبہ اور ساجدہ شریف صاحبہ۔

(7) دو مجالس Payangadi اور Karunage Palli نے انڈیا بھر کی مجالس میں کارکردگی کے لحاظ سے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(8) اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کی تین مجالس Vani Yambalam، Kannur City اور Payang Adi نے انڈیا بھر کی مجالس میں کارکردگی کے لحاظ سے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی اور حضور انور کے دست مبارک سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یَا عینَ فیضّ اللّٰہ والعرفان" کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔ ان اشعار کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ایک نظم کی صورت میں خوش الحانی سے پڑھا۔ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

لجنہ اماء اللہ سے حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ یا ہندوستان کے اس علاقہ کی جو جنوبی علاقہ ہے اس کی لجنہ سے براہ راست کچھ باتیں کروں۔

آپ جو لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔ بہت ساری ممبرات جو ہیں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، اس پر غور نہیں کیا ہوگا کہ لجنہ اماء اللہ جو آپ کا نام رکھا گیا ہے یہ بڑا سوچ بچار کر، بڑا اہم نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باندیاں، اللہ تعالیٰ کی خدمت گزار، اللہ کے دین کا کام کرنے والیاں۔ پس آپ وہ باندی اور لونڈی ہیں جو زبردستی لونڈی نہیں بنائی گئی جس طرح غلام بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی بنیں گی۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ یہ آپ اپنے عہد میں دوہراتی ہیں کہ ہم اپنی خوشی سے دین کی خاطر، جماعت کی خاطر ہر قربانی کے لئے مال، وقت اور جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی خدمت کرنے والیاں، مدد کرنے والیاں، اس کے دین کے کاموں کو آگے بڑھانے والیاں، اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والیاں۔ پس آپ لوگ جو ناصرات ہیں خاص طور پر جو بڑے معیار کی ناصرات ہیں، 12 سے 15 سال تک کی یہ عقلمند ہوتی ہیں، شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کو اپنے آپ کو خاص طور پر اس چیز کے لئے تیار کرنا ہے کہ آپ کا ہر کام، آپ کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو اور جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر ہو اور آپ ہمیشہ خدمت گاروں میں اور مددگاروں میں شمار کی جانے والی ہوں۔

پس چاہے آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، چاہے ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات ہیں دونوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو آپ نے نبھانا ہے۔ پس اس بات کو آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے خاص موقع پر عورتوں کی بیعت کا حکم دیا۔ ایک دو شرائط کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔

فرمایا: اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا (الممتحنہ:13) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

پھر فرمایا: وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ (الممتحنہ:13) کہ معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔

پس یہ باتیں بہت اہم باتیں ہیں۔ اگر آپ ان چیزوں کو، ان باتوں کو پلّے باندھ لیں گی تو یقیناً آپ حقیقی لجنہ اماء اللہ اور حقیقی ناصرات کہلانے والی ہوں گی۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت پر غور کریں تو یہ باتیں وہاں بھی آپ کو نظر آئیں گی۔ انہی شرائط پر آپ نے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس لئے بہت غور کا مقام ہے۔

جب آپ شرک نہ کرنے کا عہد کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو نہ لانے کا عہد کرتی ہیں تو اس وقت یہ آپ کو خیال آئے گا کہ اس کے مقابلے پر اس کو کسی طرح مَیں حاصل کر سکتی ہوں۔ اور وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب آپ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں گی اور نمازوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلے پر کسی چیز کو بھی اس سے مقدم نہیں ٹھہرائیں گی۔

نماز کا حکم ایک بنیادی حکم ہے جو ہر مسلمان پر ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دس سال کے بچے ہو جائیں تو ان پر سختی کرو کہ وہ نماز پڑھیں۔ اور ان کو عادت ڈالو باجماعت نماز پڑھنے کی لڑکوں کو اور اسی طرح عورتوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ سوائے چند شرعی عذرات کے لئے جس میں عورتوں کو نماز نہ پڑھنے کی اجازت ہے ہمیشہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس بات کی پابندی کرنے والی ہوں گی، اپنی عبادتوں کی اور اپنی نمازوں کی صحیح طرح حفاظت کرنے والی ہوں گی تو یہی چیز ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آپ کی اولاد کی بھی صحیح تربیت ہوگی۔ یہاں جو فرمایا وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ (الممتحنہ:13) اب ایسا کوئی ماں اپنے بچے کو قتل تو نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں تا کہ ہمیشہ وہ اس دنیا میں بھی آپ کی نیک نامی کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی آپ بھی، آپ کی اولادیں بھی اور آپ کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والی ہوں۔

اسی طرح آپ نے ایک عہد کیا، لجنہ کے عہد میں بھی آپ دوہراتی ہیں کہ معروف باتوں میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔ یہی عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ سے لیا شرائط بیعت میں۔ تو معروف باتیں کیا ہیں؟ معروف باتیں وہ نیکی کی باتیں ہیں جو آپ کو وقتاً فوقتاً خلیفۂ وقت کی طرف سے کہی جاتی ہیں، تحریک کی جاتی ہیں۔ اور حالات کو دیکھ کر مختلف قسم کی نیکیاں جو قرآن کریم میں درج ہیں ان کے بارہ میں زیادہ تحریک کی جاتی ہے تو اس لحاظ سے یہ بھی آپ کا ایک عہد ہے۔ اور ایک عہد نبھانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے عہدوں کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے معروف فیصلے پر عمل درآمد کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بھی ہے۔

پس معروف فیصلہ جیسا کہ مَیں نے کہا نیک باتوں پر عمل کرنا ہے۔ اور معروف یہی نیکیاں ہیں جس کو معروف کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی، چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز بلاتخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔ اگر آپ اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور ہمیں ایسی عورتیں نظر آتی ہیں صحابیات میں سے جو عبادت کرنے میں مردوں سے بھی آگے نکل گئی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی خواتین بھی نظر آتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادتوں میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والی تھیں۔ اسی طرح دوسرے کام میں مثلاً اسلامی جنگوں کے ابتدائی دور میں مسلمان صحابیات نے، خواتین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنگی میدان میں نرسنگ کا کام کرتی رہیں۔ فوجیوں کی دیکھ بھال کرتی رہیں مریضوں کی۔ اسی طرح یہ بھی ہوا کہ اگر کبھی مسلمان لشکر خوفزدہ ہو کر دشمن سے پیچھے دوڑا تو مسلمان عورتوں نے ان کو غیرت دلائی اور آپ آگے کھڑی ہو گئیں اور اس کی وجہ سے پھر مسلمان لشکر جا کے دوبارہ جو اہم کام تھا دفاع کا وہ انجام دیا اور فتح حاصل کی۔ پس یہ باتیں تاریخ میں اس لئے محفوظ کی گئی ہیں تا کہ آئندہ آنے والی عورتیں بھی اس بات کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو بھی اس مقام کو حاصل کرنے والا بنائیں جو قرون اولیٰ کی عورتوں نے حاصل کیا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی اور بعد میں خلافت ثانیہ میں بھی، خلافت ثالثہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عورتیں دنیا کو اپنے مقام کی پہچان کروانے والی بنتی رہیں یا جماعت احمدیہ میں ہمیشہ عورتوں کی پہچان رہی کہ وہ قربانیوں میں اور عبادتوں میں آگے بڑھنے والی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہ بھی کام ہے کہ اب جو قربانیاں ہمارے بڑوں نے کیں اور جن عباتوں کے معیار ہمارے بڑوں نے قائم کئے ان کو آپ نے ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔ مثلاً مَیں عورتوں کی قربانی کی مثال دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں جب انہوں نے تحریک کی، تحریک جدید کی مالی تحریک کی تو ایک غریب مرغیوں کے انڈے لے کر آ گئی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے جو مَیں پیش کرتی ہوں۔ اور اسی طرح بعد میں بھی عورتوں نے قربانی کی انتہائی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور پیش کر دئے۔ اسی طرح اپنی اولاد کو وقف کرنے کے لئے پیش کیا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقف نو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی وقف نو کی جو فوج ہے امید ہے احمدیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنے والی بنے گی۔ پس قربانیاں کرتے چلے جانا اور نیکیوں پر قائم رہتے چلے جانا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانا ہر احمدی عورت کا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے۔ اور اس کے پھل انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس دنیا میں بھی حاصل کریں گے اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح دنیا میں باقی جگہ عورتوں نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے کیرالہ کے علاقہ میں بھی، اس علاقہ میں بھی بہت ساری خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ لیکن یہ وقف پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہو گئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کر کے، ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور قتل نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی اتنی بُری تربیت نہ کرو کہ وہ خراب ہو جائیں اور اپنے بدانجام کو پہنچیں۔ لیکن خاص طور پر واقفین نو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو۔

اسی طرح مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ انعامات ابھی تقسیم ہوئے کہ کیرالہ کی لجنہ نے پورے ہندوستان میں انعامات حاصل کئے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو دین کے کام سے ایک لگاؤ ہے اور اس کی خاطر آپ اپنا وقت، مال اور ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اسی لئے آپ کو یہ انعام ملا جو پورے ہندوستان میں آپ لوگوں کو اچھی پوزیشن کے لئے ملا ہے اس کو بھی جاری رکھیں اور کبھی اس کو ختم نہ ہونے دیں۔ آج کل جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ خبر پہنچ جاتی ہے سنتی بھی ہیں اور دیکھتی بھی ہیں لجنہ اماء اللہ دنیا میں ہر جگہ Active ہے اور خاص طور پر مالی قربانیوں میں بھی Active ہیں اور مساجد بنانے میں خاص کردار ادا کرنے والی ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں مَیں نے برلن کی مسجد کا افتتاح کیا۔ وہ بھی خواتین نے بڑی مالی قربانی کر کے بنائی تھیں۔ تو مالی قربانیوں میں عورتیں بہت آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کیرالہ کی جماعت کی لجنہ نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ یہاں کا جو کیپیٹل ہے TrivanTrum یہاں ایک سینٹر خریدنا چاہتے ہیں تو لجنہ نے پیشکش کی ہے کہ لجنہ اس میں ایک بڑا اہم کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو توفیق دے کہ وہ اس مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔ گو کہ یہ بہت بڑا خرچ ہے لیکن ہمیشہ کی طرح کیرالہ کی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی رہی ہے اور اپنے اخراجات برداشت کرتے ہیں یہ لوگ۔ اللہ تعالیٰ جہاں مردوں کو توفیق دے گا وہاں عورتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بہرحال صدر لجنہ نے یہ وعدہ کیا ہے یقیناً آپ لوگوں کے جذبہ کو دیکھ کر کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس جذبہ کو قائم رکھے اور آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

ناصرات الاحمدیہ سے مَیں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے آپ کو بتایا آپ کے نام کا مطلب کیا ہے۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں۔ یہ علاقہ جو ہے یہ Literacy Rate میں سو فیصد ہے اور امید ہے احمدی بھی بلکہ ظاہر ہے سو فیصد پڑھے لکھے اس میں ہوں گے۔ جو بھی معیار ہے ان کی پڑھائی کا۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کو حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔ سو فیصد Literacy Rate کے ساتھ آپ لوگوں کو اسی شوق کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور دینی علم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنائیں اور آئندہ اپنی نسلوں کو بھی صحیح تربیت پر چلانے والی بنا سکیں۔ اسی لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں تا کہ اپنی دنیا و آخرت بھی سنوارنے والی ہوں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی انشاء اللہ۔

پس مختصراً یہی مَیں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے ہیں۔ اپنی اور اپنی

اولادوں کی تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی ہے۔ دین سے ہمیشہ منسلک رکھنا ہے۔ دین کے مقابلہ پر دنیا کو ہیچ سمجھنا ہے۔ ہمیشہ دین مقدم رہنا چاہئے ۔ اور ہمیشہ خلافت کی ، نظام جماعت کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت آپ کو تیار رہنا چاہئے ۔ اگر یہ کریں گی اور یہ حق ادا کرنے والی ہوں گی تو آپ بہترین لجنہ کہلانے والی بنیں گی اور بہترین ناصرات کہلانے والی بنیں گی اور وہ حق ادا کرنے والی بنیں گی جس کے لئے آپ نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ اب دعا کر لیں ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بج کر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی ۔ دعا کے بعد لجنہ نے پُر جوش انداز میں نعرے لگائے ۔ جب حضور انور لجنہ کی مارکی سے رخصت ہونے لگے تو بچیوں نے مل کر یہ ترانہ پیش کیا۔

میرے حضور ، حضرت مسرور زندہ باد
آؤ محبتوں کے ترانے سنائیں ہم
آؤ کہ آج جشن تشکر منائیں ہم
عہد وفا جو باندھا ہے اس کو نبھائیں ہم
آؤ کہ آج جشن تشکر منائیں ہم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور لجنہ کی مارکی سے رخصت ہوئے ۔

ملیالم اخبار کو انٹرویو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ملیالم زبان کے اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" کے ایڈیٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ موصوف اس انٹرویو کے لئے صبح سے ہی مشن ہاؤس آئے ہوئے تھے۔

موجودہ فنانشل کرائسز کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ زراعت کی ترقی اس میں ایک بڑا رول ادا کر سکتی ہے۔ موجودہ دور میں حکومتیں Urban Towns اور شہروں کی ڈویلپمنٹ کی طرف زیادہ توجہ دے رہی ہیں اور جو دیہات اور Rural ایریا ہیں ان سے توجہ ہٹ رہی ہے۔ کم توجہ دی جا رہی ہے۔ انڈسٹریز بن رہی ہیں تو شہروں میں بن رہی ہیں جس کی وجہ سے دیہاتوں سے ایک بڑا طبقہ شہروں کی طرف رخ کر رہا ہے۔ بغیر یہ معلوم کئے کہ وہاں کوئی ملازمت ہے یا نہیں۔ اس طرح بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ حکومت دیہی علاقوں اور زراعت کی طرف توجہ دے ۔ کسانوں کی حوصلہ افزائی کرے اور اپنے Rural Areas کو ڈویلپ کریں اور وہاں ملازمتوں کے حصول کے مواقع پیدا ہوں تو شہروں کی طرف رخ بھی کم ہوگا اور بیروزگاری بھی ختم ہوگی ۔

حضور انور نے فرمایا: غریب علاقوں میں، دیہاتوں میں نہ بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ گیس ہے اور نہ سیورج کا کوئی انتظام ہے۔ ویسے آج کل تو شہروں کا بھی برا حال ہے لیکن ان غریب لوگوں کے پاس ٹیلیویژن ضرور ہوتا ہے۔ جب وہ ٹی وی پر شہروں کی ترقی دیکھتے ہیں ، ایسے مناظر دیکھتے ہیں جو شہروں کی طرف آنے کی کشش کا موجب بنتے ہیں تو یہ لوگ شہروں کی طرف آنے کا رخ کرتے ہیں بغیر یہ جانے کہ وہاں جا کر کیا کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں کہ کیا ایگریکلچر (Agriculture) کی طرف خاص توجہ دینے اور اسے ڈویلپ کرنے سے موجودہ فنانشل کرائسز ختم ہو جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یقیناً یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ پہلے Step کے طور پر خوراک کی قلت کو ختم کرنا ہوگا ۔ بھوک مٹانا ہوگا اور یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب حکومت زراعت کی ترقی کی طرف بھرپور توجہ دے۔ جب خوراک کا مسئلہ حل ہو جائے گا ، غریب کو خوراک میسر ہوگی اور دوسرے ممالک کو بھی مہیا کی جا سکے گی تو پھر فنانشل کرائسز بھی ختم ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: زندہ رہنے کے لئے سب سے ضروری چیز خوراک ہے اور یہی ایک انسان کی پہلی ترجیح ہے۔ پھر کپڑا آئے گا اور پھر مکان۔ اس کے نعرے تو لگائے جاتے ہیں لیکن عملاً اقدام نہیں کئے جاتے۔

حضور انور نے فرمایا: یورپین ممالک میں سبزیاں، پھل باہر سے آتے ہیں لیکن ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے موسم ہیں کہ ہر قسم کا پھل یہاں پیدا کر سکتے ہیں۔ ہندوستان ایسا کر رہا ہے ۔ اب پاکستان میں بھی کسی حد تک شروع ہوا ہے ۔ اگر با قاعدہ پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ کام ہو تو ہم دنیا کو کھلا سکتے ہیں اور دنیا ہمارے پیچھے چلنے والی ہو سکتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ امریکہ اور یورپ میں سب سڈیز (Subsidies) بہت دیتے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا ۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل سوال یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھ ان کے آگے پھیلا رہے ہیں ۔ پہلے ہماری زمینوں پر ان کا قبضہ تھا وہ ان زمینوں سے لے کر کھا رہے تھے۔ اب تو زمینیں ہمارے پاس ہیں ۔ سب کچھ ہمارے پاس ہے ۔ ہمارے پاس زراعت کے ماہرین ہیں، سائنٹسٹ ہیں اور زراعت کے شعبہ کے ایکسپرٹ ہیں۔ صرف کوشش نہیں ہو رہی۔ اور کسانوں کی مدد نہیں ہو رہی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ملکوں کی دشمنیوں کی وجہ سے ہمارے اخراجات بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے ترقیاتی کاموں پر خرچ نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم دوسروں سے مدد مانگتے ہیں تو پھر وہ ہم کو Dictate کرتے ہیں۔

دہشت گردی کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دہشت گردی اس لئے ہے کہ جب یہ پتہ چل جائے کہ ہمارا جو حق ہے وہ نہیں دیا جا رہا۔ ہمارا حق چھینا جا رہا ہے تو اس ناانصافی کی وجہ سے ردّ عمل پیدا ہو رہا ہے۔ جو صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور بعض دفعہ یہ ردّ عمل غلط سمت میں چل پڑتا ہے۔

اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر ایک کے دین کا معاملہ اس کے ساتھ ہے جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ زبردستی کسی کو مسلمان نہیں کر سکتے ۔ جہاد جہاد کا نعرہ لگا کر اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو جہاد کی اجازت ملی وہ ان خصوصی حالات میں ہے کہ اگر تم تلوار نہیں اٹھاؤ گے اور مقابلہ نہیں کرو گے تو چرچ ، یہودی معابد، مساجد اور گرجے محفوظ نہیں رہیں گے۔ مسلمانوں کو صرف یہ نہیں کہا گیا کہ مساجد کی حفاظت کرنی ہے بلکہ یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سب مذاہب کے معابد کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض مسلمان جو دہشتگردی کرتے ہیں ان کی وجہ سے اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے کہ گویا اسلام دہشتگردی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اسلام تو امن کا مذہب ہے اور امن کی تعلیم دیتا ہے ۔ اسلام کو بدنام کرنے کی وجہ سے لوگوں میں شدید ردّ عمل پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ اس ردّ عمل میں کوئی قدم اٹھاتے ہیں خواہ وہ قدم غلط رخ پر ہوں ۔ حضور انور نے فرمایا: ہماری ری ایکشن یہ ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اصول یہی ہے کہ ہر ملک اپنے اپنے ریسورسز پر نظر رکھے اور کسی دوسرے کے ریسورسز پر للچائی نظر نہ رکھے۔ آج کل یہ جو جنگیں ہو رہی ہیں دوسرے ملکوں کے ریسورسز پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ ثانی نے شروع میں کہا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان جنگ میں نہ پڑیں۔ پھر اس کا نتیجہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگا۔ اس سے ایک تیسری طاقت فائدہ اٹھائے گی۔ اب یہ سچ ثابت ہو رہا ہے۔ کشمیر کا ایشو ہے اس سے ایک تیسری پارٹی فائدہ اٹھا رہی ہے اور دہشت گرد گروپ بھی ۔ اب سارک ممالک کی تنظیم بنی ہوئی ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ اپنے اپنے ریسورسز کے اندر رہتے ہوئے ترقی کریں اور اپنے منصوبے بنائیں ۔ لیکن جب دلوں کے کینے ہی ختم نہیں ہو رہے تو پھر سارک کے اندر آنے کا کیا فائدہ؟

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا یہ وزٹ صرف اپنی کمیونٹی کے لئے ہے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں یہ باتیں ہر جگہ بتا رہا ہوں۔ گزشتہ ماہ برٹش پارلیمنٹ میں اپنے ایک ایڈریس میں ان کو کہا تھا کہ اپنے ریسورسز پر نظر رکھیں ۔ دوسروں کے ریسورسز پر نظر نہ رکھیں اور پھر انصاف کریں اور سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں۔ عدل کا پیمانہ ایک جیسا ہونا چاہئے اور کسی کا حق نہ ماریں۔

پاکستان میں جماعت کے خلاف آرڈیننس کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جب تک Law (قانون) کی تلوار ہمارے اوپر ہے ہم کسی وقت بھی ظلم کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ اس قانون کے مطابق احمدی کلمہ نہیں پڑھ سکتے ، اذان نہیں دے سکتے ، اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی ممالک میں جماعت کو مشکلات ہیں ۔ ملائشیا میں بھی ہے ۔ جو بھی رپورٹس ہیں وہ ہیومین رائٹس کی تنظیموں اور متعلقہ محکموں کو بھجوائی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارا ایمان یہ ہے کہ ہمارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اسی پر ہمارا توکّل ہے۔ وہ ہماری طرف سے ان مظالم کا انتقام لے گا اور ظلم کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہو رہا ہے ہم اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سہارنپور میں بھی مخالفین کی طرف سے احمدیوں پر ظلم ہوا ہے۔ احمدیوں کو گھروں سے نکالا گیا ہے۔ ان کو مارا گیا ہے۔ ان کے گھر برباد کئے گئے ہیں۔ پولیس نے اپنا فرض ادا نہیں کیا اور احمدی اب تک اپنے گھروں میں واپس نہیں جا سکے اور قادیان میں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ قانون کی ذمہ داری ہے کہ ہر ایک کی حفاظت کی جائے۔

یہ انٹرویو بارہ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کالیکٹ زون کی درج ذیل پانچ جماعتوں نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔
Kamabalakad، Mathotam، Kodiyathoor، Ambavival، Badakara۔

ان پانچ جماعتوں سے 153 خاندانوں کے 859 ممبران نے حضور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ یہ سبھی لوگ دو صد کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے آئے تھے۔ یہ لوگ ان جماعتوں سے صبح سے ہی پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور انتہائی صبر کے ساتھ اس لمحہ کے میسر آنے کے انتظار میں تھے جب انہیں حضور انور کا دیدار نصیب ہوگا۔ ان کے دل ایمانی حلاوت اور محبت و خلوص سے بھرے ہوئے تھے، ان کے چہروں پر اطمینان اور آنکھوں میں اپنے محبوب امام سے ملنے کے لئے انتظار اور اشتیاق تھا۔

ملاقات کے دوران یہ لوگ اپنا حال بیان کرتے ، دعا کے لئے عرض کرتے ۔ حضور انور ان سے گفتگو فرماتے ۔ بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے ۔ یہ لوگ اپنے ایمان کی دولت سے مالا مال اللہ کے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھرے ہوئے اور انوار کی بارش سے بھیگے ہوئے باہر آتے ۔ ان کی خوشی نا قابل بیان ہوتی ۔ اللہ ان برکتوں سے ان کے گھر ہمیشہ کے لئے بھر دے ۔ آمین ۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت القدوس'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

رہائش گاہ پر آتے اور جاتے ہوئے پولیس سیکورٹی کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ ہوتیں ۔ ایک گاڑی اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلہ کو ایسکورٹ کرتی جب کہ دوسرے گاڑی قافلہ کے پیچھے ہوتی ہے۔ مسجد سے رہائشگاہ تک قریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیو ہے ۔ راستہ کے دونوں اطراف چلنے والے لوگ اور مسافر اس قافلہ کو گزرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بازاروں اور مارکیٹوں میں لوگ اپنی دوکانوں سے باہر نکل آتے ہیں ۔ راستہ کے اردگرد آباد گھروں سے لوگ اپنے دروازوں سے باہر آ جاتے ہیں۔ کہیں دیواروں سے سر نکالے کھڑے ہیں تو کہیں سارے کا سارا خاندان اپنی بالکونی میں کھڑا ہے۔ اور حضور انور کے اس قافلہ کو گزرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ خدام راستوں میں مختلف جگہ اپنی ڈیوٹی پر مامور ہوتے ہیں اور مختلف چوراہوں میں کھڑی پولیس سائرن کی آواز سنتے ہی راستہ کلیئر کر دیتی ہے۔ جب بھی حضور انور اپنی رہائشگاہ سے مسجد کی طرف آتے ہیں یا واپس جاتے ہیں خواہ دن ہو یا رات ہو یہی نظارہ نظر آتا ہے۔

(باقی آئندہ)

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 8th January 2009 | Issue No. 2

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آج میں محرم اور نئے سال کے حوالہ سے جماعت کے ہر فرد سے کہتا ہوں کہ ایک نئے جوش اور نئے ولولہ اور ایک نئی روح کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اعمال میں ایسی خوبصورتی پیدا کریں کہ عرش کا خدا ہماری دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا نظارہ ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھادے۔

اللہ تعالیٰ یہ سال جماعت پر ہزاروں رحمتوں اور برکتوں کا سال بنا کر چڑھائے اور سب کے لئے اس کو مبارک کرے

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں شمسی اور قمری اعتبار سے نئے سال کا پہلا خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲ / جنوری ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل ہم محرم کے مہینہ سے گزر رہے ہیں شاید محرم کی چار تاریخ اور جنوری کی دو تاریخ ہے۔ اتفاق سے اسلامی اور قمری سال کا بھی آج پہلا جمعہ ہے اور عیسوی شمسی سال کا بھی پہلا جمعہ ہے۔ ان دونوں نظاموں کے کیلنڈر کے لحاظ سے پہلے جمعہ کا اکٹھا ہونا اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے بے شمار برکتیں لیکر آئے۔ اس حوالہ سے جماعت کو دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور کئی مرتبہ میں خطبوں میں بتا چکا ہوں کہ جمعہ کے دن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ایک خاص نسبت ہے۔ ایک تو اس زمانہ میں جبکہ دنیاداری عام ہوگئی ہے اور مسلمانوں میں جمعیت نہیں رہی خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جمعہ کی نماز کے حوالہ سے سورۃ جمعہ میں مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنے دنیاوی مسائل میں نہ پڑے رہو بلکہ توجہ کرو کہ تمام فیض کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔ فرمایا: اس سورۃ کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی نسبت خوشخبری ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی خاطر آپ کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں تعلیم کتاب اور تزکیۂ نفس کرنا تھا تاکہ دنیا اپنے خدا کو پہچان سکے اور دوسری قوموں کے لوگ بھی ایک ہاتھ پر جمع ہوکر خدا کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھی اور اس تکمیل کے دو حصے تھے ایک تکمیل ھدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ ؐ کا دوسرا دور ہے جس کی طرف آیت قرآن وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ اشارہ کررہی ہے۔ پس یہ تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت ایک عظیم الشان جمعہ ہے۔ تکمیل ہدایت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ تمام نعمتیں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئیں اور اس کامل دین کے بعد نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن اس زمانہ میں بعض چیزیں پردۂ غیب میں تھیں اس لئے گذشتہ لوگوں سے چھپی رہیں اور عدم وسائل کے باعث تکمیل اشاعت ہدایت ہو نہیں سکتی تھی اگرچہ کہ ان کی پیشگوئیاں قرآن شریف میں موجود ہیں اور یہ تکمیل اشاعت ہدایت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھی جو کہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ ہے۔

یہ باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور یہ جو ہجری اور شمسی سال کا اکٹھا ہونا ہے یہ بھی ہمیں دُعاؤں کی طرف توجہ دلا رہا ہے اس سال بھی سورج اور چاند کے سالوں کا یہ بابرکت اجتماع انشاء اللہ جماعت کو ترقی کی طرف لے جانے والا ایک عظیم الشان سنگ میل ہے آج دنیا جو لہو ولعب میں ڈوبی ہوئی ہے ایک احمدی کو اور ہر ملک کی جماعت کو پہلے سے بڑھ کر قرآن مجید کی تعلیم کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آج یہ ہر احمدی کی بڑی ذمہ داری ہے اگر ہم نے اس ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو نہ ہم خیر اُمّت کہلا سکتے ہیں اور نہ ہی مسیح محمدی کے حقیقی پیروکار کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ پس آج میں محرم اور نئے سال کے حوالہ سے جماعت کے ہر فرد سے کہتا ہوں کہ ایک نئے جوش اور نئے ولولہ اور ایک نئی روح کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اعمال میں ایسی خوبصورتی پیدا کریں کہ عرش کا خدا ہماری دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا نظارہ ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھادے۔ درود شریف پڑھیں کیونکہ یہ قبولیت دُعا کا ایک ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا اللہ اس کے بدلے میں اسے دس نیکیوں کا اجر عطا فرمائے گا اور اس کی دس بدیاں معاف فرمادیگا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا اور رحمتیں اس پر نازل فرمائے گا۔ پس ہمارا کام ہے کہ اس رحمت کو لینے کے لئے خالص ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور اپنے گناہوں کی معافی کے سامان کریں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا، قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کرونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے جن کے لئے آنحضرت ﷺ شفاعت کریں گے ان کے دلوں میں بُغض یا کینہ نہیں ہوسکتا۔ اگر مسلمان اس بات کو سمجھ لیں تو مسلمانوں کی آپس کی لڑائیاں خود بخود ختم ہو جائیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو منہ سے تو درود پڑھ رہے ہونگے اور دل ان کے پھٹے ہوئے ہونگے؟ یہ محرم کا مہینہ ہے اس میں یہ تکلیف دہ خبریں بھی آتی ہیں کہ فلاں جگہ پر شیعوں پر حملے ہوئے۔ تعزیوں اور امام باڑوں پر حملے ہوئے۔ پس یہ حال ہے آج ان لوگوں کا جو ایک طرف تو قرآن اور سنّت کی تعلیم دیتے ہیں اور دوسری طرف نفرتوں کے بیج بوتے ہیں۔ ہر سال یہ مستقل عمل ہے حکومتوں کو باقاعدہ سکیورٹی کے انتظامات کرنے پڑتے ہیں اور امن کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اگر یہ دن گذر بھی جائیں تو نفرتوں کے نعرے اور لاوے بعد میں پھوٹ کر نکلتے رہتے ہیں تو کیا ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کرنی ہے...؟ پس درود پڑھیں اور دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ امّت محمدیہ کو بھی درود کی پہچان عطا کرے۔ درود کے نتیجہ میں تو حبّ رسول پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درود کی برکات اور اہلِ بیت سے تعلق کے ضمن میں فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملأ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ملأ اعلیٰ پر شخص محی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا: ھٰذا رجلٌ یحب رسول اللہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہؐ سے محبت رکھتا ہے۔ اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ہے۔“

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہام صل علیٰ محمد و اٰل محمد سید ولد آدم و خاتم النبیین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”الہام متذکرہ بالا میں جو اٰل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو نہایت عظیم دخل ہے۔“

پس ہم احمدیوں کو چاہئے کہ اس محرم کے مہینہ میں خاص طور پر بکثرت درود پڑھیں اور دُعائیں بہت کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اٰل واصحاب سے محبت رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امام حسین کو سرداران بہشت میں سے فرمایا ہے اور صحابہ کرام کے بارہ میں فرمایا ہے کہ وہ سب ایسے پاکباز تھے کہ رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ کا خطاب پاگئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر میں فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دُعا کی درخواست کی اور عالم اسلام کو اتحاد پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا: عالم اسلام اگر تباہی سے بچنا چاہتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کے مامور کی آواز پر لبیک کہنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ یہ سال جماعت پر ہزاروں رحمتوں اور برکتوں کا سال بنا کر چڑھائے اور سب کے لئے اس کو مبارک کرے۔

☆☆☆☆☆